مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کو علاوہ آنکھوں کی تکلیف کے دو روز سے ایک پھوڑے کی بھی تکلیف ہے۔ جس کی وجہ سے کچھ حرارت بھی ہو جاتی ہے۔ احباب حضور کی صحت کیلئے درد دل سے دعا فرمائیں

یہ خبر مسرت کے ساتھ سُنی جائیگی۔ کہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے کی تصنیف کردہ سیرت خیر البشرؐ کی کتابت شروع ہو گئی ہے۔ اور یہ نہایت اہم تصنیف انشاء اللہ سالانہ جلسہ پر شائع ہو جائیگی ؛

اس دفعہ جلسہ سالانہ کے موقع پر صرف ہونے والی اشیاء کے متعلق دفتر جلسہ نے ٹینڈر طلب کئے ہیں۔ خیال کیا جاتا ہے۔ کہ اس طرح نسبتاً رعایت پر عمدہ اشیاء مُہیا ہو سکیں گی ؛

جو اصحاب پٹھان کوٹ مباحثہ کے لئے تشریف لے گئے تھے۔ وُہ واپس آ گئے ہیں۔ مباحثہ شیعوں سے ہُوا۔ اور کامیاب ہُوا۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

نجات کس طرح حاصل ہو سکتی ہے

" اگر نجات چاہتے ہو۔ تو دین العجائز اختیار کرو۔ اور مسکینی سے قرآن کریم کا جُوا اپنی گردنوں پر اُٹھاؤ۔ کہ شریر ہلاک ہوگا۔ اور سرکش جہنم میں گرایا جائیگا۔ جو غریبی سے گردن جُھکاتا ہے۔ وہ موت سے بچ جائیگا۔ دنیا کی خوشحالی کی شرطوں سے خدا تعالیٰ کی عبادت مت کرو۔ کہ ایسے خیال کے لئے گڑھا درپیش ہے۔ بلکہ تم اس لئے اس کی پرستش کرو۔ کہ پرستش ایک حق خالق کا تم پر ہے۔ چاہیئے کہ پرستش ہی تمہاری زندگی ہو جائے۔ اور تمہاری نیکیوں کی فقط یہی غرض ہو کہ وہ محبوب حقیقی اور محسن حقیقی راضی ہو جائے۔ کیونکہ اس سے جو کمتر خیال ہے۔ وہ ٹھوکر کی جگہ ہے۔

خدا بڑی دولت ہے۔ اس کے پانے کے لئے مصیبتوں کیلئے تیار ہو جاؤ۔ وہ بڑی مراد ہے۔ اس کے حاصل کرنے کے لئے جانوں کو فدا کرو۔ عزیزو! خدا تعالےٰ کے حکموں کو بے قدری سے نہ دیکھو۔ موجودہ فلسفہ کی زہر تم پر اثر نہ کرے۔ ایک بچہ کی طرح بنکر اس کے حکموں کے نیچے چلو۔ نماز پڑھو۔ کہ وہ تمام سعادتوں کی کُنجی ہے اور جب تو نماز کیلئے کھڑا ہو۔ تو ایسا نہ کر کہ گویا تو ایک رسم ادا کر رہا ہے بلکہ نماز سے پہلے جیسے ظاہری وضو کرتے ہو۔ ایسا ہی ایک باطنی وضو بھی کرو اور اپنے اعضاء کو غیر اللہ کے خیال سے دھو ڈالو۔ تب ان دونو وضوؤں کے ساتھ کھڑے ہو جاؤ۔ اور نماز میں بہت دُعا کرو۔ اور رونا اور گڑگڑانا اپنی عادت کر لو۔ تا تم پر رحم کیا جائے ؛

(الحکم ۳۰ر جون ۱۸۹۹ء)

اسلامی ممالک کی خبریں اور اہم کوائف

جمہوریہ ترکی میں انقلاب

جمہوریہ ترکیہ کی سیاست میں زبردست انقلاب رونما ہوا ہے۔ انگورہ میں باقاعدہ ایک آزاد پارٹی قائم ہوئی ہے جو حکومت کی تمام کارگذاریوں کا جائزہ لیتی اور نکتہ چینیاں بھی کرتی ہے۔ تاکہ تبادلہ خیالات اور آزادانہ بحث و مباحثہ کے بعد بہترین رائے پر عملدرآمد کیا جائے اور حالت درست ہو۔ لیکن وہ لوگ جو ترکیہ جمہوریہ کے نظم سے واقف ہیں۔ وہ اس جدید پارٹی کے قیام کو خطرناک اور ملک و قوم کے لئے مضرت رساں سمجھتے ہیں۔ نظام جدید کے قیام سے لیکر اب تک قومی مجلس صرف ایک پارٹی سے تعلق رکھتی ہے۔ وہ "جماعت خلق" ہے۔ جس کی صدارت کا فخر مصطفےٰ کمال پاشا کو حاصل ہے۔ فتحی بک نے جن کا ترکی کے ماہرین سیاست میں شمار ہوتا ہے۔ "جدید آزاد پارٹی" کی قیادت اپنے ذمہ لی ہے۔ اور مصطفےٰ کمال پاشا نے اجازت بھی دیدی ہے۔

ایران میں سیاسی انقلاب

رضا شاہ پہلوی نے ایران کے بعض ارباب سیاست سے اس امر کی خواہش ظاہر کی ہے۔ کہ پارلیمنٹ میں ایک مخالف جماعت کی ضرورت ہے۔ جو حکومت کے طرز عمل اور کارروائیوں پر تنقید و جرح کرے۔ کہ جمہوری حکومت کے لئے ایسا ہونا ضروری ہے۔ اس سلسلہ میں ایک زبردست سیاسی جلسہ ہوا۔ جس میں بعض مخالفین بھی مدعو کئے گئے۔ خیال کیا جاتا ہے۔ کہ جدید پارٹی کا قیام قریب قریب یقینی ہے۔ اور جس طرح مصطفےٰ کمال پاشا نے ایک مخالف اور آزاد پارٹی کے قیام کی اجازت دیدی ہے۔ اسی طرح شاہ ایران بھی ایک مخالف پارٹی کے قیام کی اجازت دیں گے۔

حج کے متعلق کانفرنس

اُس کانفرنس میں جو مسلمانوں کے حج کے سلسلہ میں ڈاکٹری معائنہ پروانہ راہداری۔ اور حج کے راستوں کے متعلق سفارشات پر غور و خوض کرنے کے لئے فرانس کے دارالسلطنت شہر پیرس میں منعقد ہوئی۔ برطانیہ فرانس ۔اٹلی۔ ہالینڈ۔ مصر۔ عراق اور ایران کے نمایندے شامل ہوئے۔ اس کانفرنس نے ۲۴ر اکتوبر کو ایک ہی اجلاس میں اپنا کام ختم کر دیا۔ کانفرنس نے ان حاجیوں کے ساتھ سلوک اور برتاؤ کے متعلق بیروت کانفرنس کی سفارشوں کو منظور کر لیا۔ جو سمندری راستہ کی جگہ فلسطین۔ ایران۔ شام۔ عراق اور ماورائے یردن کے علاقہ میں سے خشکی کے راستہ سے سفر کریں۔

افغانستان میں یتیم خانہ کا قیام

حکومت افغانستان نے قوم کے یتیم بچوں کی تعلیم و تربیت کے لئے ایک مرکزی یتیم خانہ قائم کرنے کا اعلان کیا ہے۔ ایسے بچوں کو سرکاری کارخانجات میں فنی اور صنعتی تعلیم بھی دی جائیگی۔

جزیرہ قبرص اور مصر میں ہوائی اتصال

معلوم ہوا ہے۔ کہ عنقریب جزیرہ قبرص اور مصر کے درمیان ہوائی لائن قائم کی جائے گی۔ جو حیفہ سے ہوتی ہوئی قبرص جائیگی۔

ترکی اور شام کی حد بندی

حکومت ترکی اور شام میں مسئلہ حدود کے متعلق جو گفت و شنید ہو رہی تھی۔ وہ کامیابی سے ختم ہو گئی ہے۔ اور بعض نقاط پر دونوں حکومتوں کا اتفاق ہو گیا ہے۔

مصر کا ہوائی بیڑہ

مصری حکومت نے ایک ہوائی بیڑہ تیار کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ جو فی الحال دس طیاروں پر مشتمل ہو گا۔ جن میں سے ہر ایک پر چھ ہزار پونڈ صرف ہونگے۔

اعراب فلسطین کا پیام

بیت المقدس سے ۱۰ر نومبر کی ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ عربوں کی مجلس ملیہ برطانیہ کے دفتر نوآبادیات کو ایک برقی پیغام ارسال کر رہی ہے۔ کہ عرب اس افواہ کو کہ حکومت برطانیہ ۱۹۲۲ء کے اعلان کا اعادہ کرنا چاہتی ہے سخت اضطراب کی نظر سے دیکھتے ہیں۔

شاہ فواد سویز میں

معلوم ہوا ہے۔ کہ شاہ فواد نے سویز میں فنون بحری کی درسگاہ کا افتتاح کیا۔ جماعت وفد نے اس تقریب پر سخت نکتہ چینی کی ہے۔

ایران میں سیاسی خط و کتابت پر قیود

اب تک ایران میں غیر ملکی سفارت خانوں کی ڈاک پر کوئی قیود نہ تھیں۔ لیکن اس سے ایران میں منصوبوں اور سازشوں کا ایک جال پھیل گیا۔ اب حکومت ایران نے حکم دیا ہے۔ کہ ایرانی ڈاک خانہ کے سوا کسی اور ذریعہ سے اور ایرانی وزارت خارجہ کی اجازت اور اطلاع کے بغیر کوئی سیاسی خط و کتابت باہر نہیں بھیجی جائے گی۔

مصر میں سول نافرمانی کا آغاز

ڈیلی ہیرلڈ لندن مشہور لیبر پارٹی کے اخبار نے اس ہفتہ کی ڈاک میں اپنے قاہرہ کے نامہ نگار کی مفصلہ ذیل رپورٹ شائع کی ہے۔ وفد پارٹی کی جاری کردہ عدم ادائگی ٹیکس کی تحریک کا آغاز ہو گیا ہے۔ تعطیلات ختم ہو جانے کے باعث اب اس کے بہت زور پکڑنے کی امید ہے۔ ملک کے جذبات کا اندازہ گذشتہ دنوں کے چند واقعات سے صاف ظاہر ہے۔ نحاس پاشا لیڈر وفد پارٹی اور سابق وزیر اعظم مصر کے مکان سے بہت سا سامان پولیس نے ٹیکس کی عدم ادائگی کے باعث ضبط کر لیا۔ حسب دستور اسے نیلام کیا گیا۔ مگر سوائے گورنمنٹ کے بھیجے ہوئے خفیہ کارکنوں کے کسی شخص نے بولی نہ دی۔ اس پر ایک خشت ساز نے ان گورنمنٹ کے آدمیوں سے ۵ پونڈ زیادہ قیمت بڑھا دی۔ اور سامان لے لیا۔ نتیجہ یہ ہوا۔ کہ فوراً ہی اس کے رشتہ داروں نے تمام شہر میں اعلان کرا دیا۔ کہ کسی کو اس سے کوئی واسطہ نہ رکھنا چاہیئے۔ غریب کو جان کے خوف سے اسکندریہ بھاگ جانا پڑا۔ جہاں پہنچکر اس نے نحاس پاشا کو معذرت کا ایک طویل خط لکھا۔ اور لکھا اگر آپ معاف نہ کریں گے۔ تو میں خودکشی کر لونگا۔ اور اپنی غلطی کے احساس کی بدولت نہ میں کھا سکتا ہوں۔ نہ سو سکتا ہوں۔ نحاس پاشا نے سفارش کرتے ہوئے اسے جواب دیا ہے۔ کہ اصولاً اسے وفد پارٹی کے پاس معافی نامہ بھیجنا چاہیئے۔ ان بڑھتی ہوئی قومی تحریکوں اور اقتصادی پیچیدگیوں کے مصائب میں صدقی پاشا کے قلمدان وزارت سنبھالنے کے بعد سے اور اضافہ ہو گیا ہے۔ نئے وزیر اعظم کی سمجھ میں نہیں آتا۔ کہ کیا کریں۔ وزیر موصوف کا اب تک سب سے نمایاں کارنامہ یہ ہے۔ کہ انہوں نے ۳۰ وفد کے اخبارات کو بند کر دیا ہے۔

جدید روس کی مسلمان عورتیں

روس میں آزادی کا جو طوفان برپا ہے۔ اس سے وہاں کا کوئی فرقہ محفوظ نہ رہ سکا۔ مسز اسٹرانگ کی کتاب "سمرقند میں سرخ ستارہ" سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ مملکت روس میں ہر جگہ مسلمان عورتیں مذہب کی پابندیوں سے آزاد ہوتی جاتی ہیں۔ اسی سلسلہ میں مشرق کی بعض رسمیں بھی مسترد کی جا رہی ہیں۔ بچوں کی شادی جو ایک زمانہ میں ترکستان کی بدترین رسم تھی۔ روز بروز ناپید ہوتی جاتی ہے۔ اگرچہ اب بھی کسی قدر اس کا رواج باقی ہے۔ تاشقند میں عورتیں پردہ اُٹھاتی جاتی ہیں۔

دیوار گریہ کا قضیہ

المقطم کا ایک نامہ نگار قدس سے راقم ہے کہ مجھے باوثوق طور پر معلوم ہوا ہے کہ ان دنوں حکومت فلسطین کے بااثر اور ذی وجاہت لوگوں سے اس بارے میں مشورہ کر رہی ہے۔ کہ براق شریف پر عرب اور یہود دونوں کے مساوی حقوق تسلیم کر لئے جائیں۔ لیکن ابتک اس بارے میں کوئی بات طے نہیں ہوئی۔ اسبارے میں بعض زعما کے درمیان سخت اختلاف رونما ہو گیا ہے۔ چنانچہ بعض نے خیال ظاہر کیا ہے۔ کہ ایک اسلامی کانفرنس کیجائے۔ اور اسمیں حقوق کے متعلق امور پیش کئے جائیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

نمبر ۵۹ | قادیان دارالامان مورخہ ۱۵ نومبر ۱۹۳۰ء | جلد ۱۸

تصفیہ حقوق کے بغیر ہندو مسلم اتحاد ناممکن ہے

جذبۂ آزادی

ہندوستان کو آزاد اور خود مختار دیکھنے کے جذبہ کے لحاظ سے ہم کسی بڑی سے بڑی حریت پسند اور آزاد خیال پارٹی سے پیچھے نہیں ہیں۔ اور اپنے ملک پر آپ حکومت کرنے کے برکات سے بھی ہم ناواقف نہیں۔ لیکن ہم نہ تو یہ گوارا کرسکتے ہیں۔ کہ ملکی آزادی حاصل کرنے کیلئے ایسے ذرائع اختیار کئے جائیں۔ جو ملک کے امن و امان کو تباہ کرنے کے ساتھ ہی اہل ملک کے اخلاق کو بھی بگاڑ دیں۔ اور نہ یہ چاہتے ہیں۔ کہ ملک کے نظم و نسق کے لئے اقلیتوں کے حقوق کا تصفیہ کئے بغیر اندھا دھند کامل آزادی کا مطالبہ کیا جائے۔ کیونکہ ایسی حالت میں نہ صرف اس مطالبہ کے پورا ہونے کا کوئی امکان نہیں۔ بلکہ اپنی تباہی و بربادی کو خود دعوت دینا ہے۔ ذرا غور تو کرو۔ اگر ہندوستان کے آزاد ہونے کے بعد ملک میں سول وار شروع ہو جائے۔ ہندو مسلمان ایک دوسرے کے خون سے پیاس بجھانے لگیں۔ ہر قوم دوسری قوم کو کھا جانے کی فکر میں لگ جائے۔ تو ایسی آزادی کی قیمت کیا ہوسکتی ہے۔ اور ایسی خود مختاری سے اہل ملک کو کیا نفع حاصل ہوسکتا ہے۔

تصفیہ حقوق کی اہمیت

اس امر سے کسی کو انکار نہیں ہوسکتا۔ کہ ملکی بہبودی کے لئے سب سے ضروری چیز یہ ہے۔ کہ ہر ایک قوم کے حقوق متعین ہو جائیں۔ مگر یہ اسی وقت ہوسکتا ہے۔ جبکہ اہل ملک ایک دوسرے کے ہمدرد اور سچے خیر خواہ ہوں۔ ہر قسم کے ذاتی اور فرقہ وارانہ اغراض پر ملکی اور وطنی مفاد کو ہمیشہ اور ہر حالت میں مقدم رکھیں۔ اور ان کے اندر رواداری اور دوسروں سے حسن سلوک کرنے کے جذبات موجود ہوں مگر حقیقت یہ ہے۔ کہ اس وقت ہندوستان میں انہی باتوں کی کمی ہے۔ اور برادران وطن کی موجودہ ذہنیت ان تمام صفات عالیہ کی دشمن ہے ؛

تصفیہ حقوق سے ہندوؤں کی پہلوتہی

ہندوؤں نے دوسری اقوام کے حقوق کو یکسر نظر انداز کرکے فرقہ داری کو اس قدر تقویت دے رکھی ہے۔ کہ وہ اپنی طاقت اور کثرت کے گھمنڈ میں اقلیتوں کے ساتھ کسی قسم کے تصفیہ کے لئے آمادہ ہی نہیں ہوتے۔ اور جب بھی ان کے سامنے تصفیہ حقوق کا سوال رکھا جاتا ہے۔ وہ بڑے تکبر اور غرور کے ساتھ اسے ٹھکرا دیتے اور صرف یہ کہکر ٹال دیتے ہیں۔ کہ "پہلے ہمارے ساتھ ملکر انگلستان سے سوراجیہ لے لو۔ اس کے بعد جو کچھ مانگوگے۔ تمہیں دے دیا جائیگا"۔ (پرتاپ ۱۲ نومبر)

صاف ظاہر ہے۔ کہ سخت ضرورت کے وقت اور ایسی ضرورت کے وقت جبکہ ہندو سمجھتے ہیں۔ کہ مسلمانوں کی امداد حاصل کئے بغیر وہ آزادی کی طرف ایک قدم بھی نہیں اٹھا سکتے۔ اور جبکہ مدبرین برطانیہ کے مونہوں سے وہ یہ سُن رہے ہیں۔ کہ جب تک ہندو مسلمان ملکی مسائل میں متحد نہ ہونگے۔ اور آپس میں تصفیہ کرنے کے بعد کوئی سوال نہ اٹھائیں گے۔ اسوقت تک ان کی کوئی بات کامیابی کا منہ نہ دیکھ سکیگی۔ جو لوگ ان حالات میں مسلمانوں کے حقوق سے کلیتہً لاپرواہی اور بے رخی ظاہر کر رہے ہوں۔ وہ اس اعتماد کے قابل کس طرح سمجھے جاسکتے ہیں۔ کہ جب انگلستان سے سوراجیہ حاصل کریں گے یعنی ہندوستان کے سیاہ و سفید کے مالک بن جائیں گے۔ اس وقت مسلمان ان سے جو کچھ مانگیں گے۔ وہ بخوشی دیدینگے۔

تصفیہ سے پہلوتہی کی وجہ

جو قوم اس وقت خالی ہاتھ ہونے کے باوجود مسلمانوں سے ان کے حقوق کا محض زبانی تصفیہ نہیں کرسکتی۔ وہ اپنے ہاتھوں میں عنان حکومت آنے کے بعد ملک کے نظم و نسق میں مسلمانوں کو شریک کرنے اور جو کچھ مانگیں گے۔ وہ دینے کے لئے کہاں سے دل لائیگی۔ خاصکر اس صورت میں جبکہ اسوقت بھی ہندوؤں میں بہت بڑی کثرت ان لوگوں کی ہے۔ جو ہندوستان میں ہندو راج قائم کرنے کا کھلم کھلا اعلان کررہے ہیں۔ یا اس قسم کے اعلان کرنے والوں کے پشت پناہ بنے ہوئے ہیں۔ چنانچہ کانگریس کے بہت بڑے حامی اور شیدائی "پرتاپ" نے اپنے اسی مضمون میں جس میں اس نے مسلمانوں کو یہ جھانسہ دینا چاہا ہے۔ کہ "انگلستان سے سوراجیہ لے لینے کے بعد جو کچھ مانگوگے۔ تمہیں دے دیا جائیگا" خود لکھا ہے۔ کہ "کئی ہندو ایسے ہوسکتے ہیں۔ جو ہندو راج کے خواب دیکھتے ہیں"۔

اس اعتراف کے چہرہ پر "ہوسکتے ہیں" کا نقاب محض اس لئے ڈالا گیا ہے۔ کہ اس خطرناک اور تباہ کن منصوبہ پر کچھ پردہ پڑا رہے۔ جو عین وقت پر اُٹھا دیا جائیگا۔ ورنہ "ہوسکتے ہیں" کیا مطلب۔ ایسے ہندو ہیں۔ اور بہت بڑی تعداد میں ہیں۔ جو ہندوستان کو صرف ہندوؤں کے لئے سمجھتے ہیں۔ اور اسی مقصد اور مدعا کے حصول کے لئے ساری جدوجہد کررہے ہیں۔

پس جن لوگوں کے یہ ارادے ہوں۔ اور جو مسلمانوں کے متعلق اس قسم کے بھیانک خواب دیکھ رہے ہوں۔ ان کے ہاتھ میں ایک لمحہ کے لئے بھی مسلمان اپنی قسمت دینے کے لئے تیار نہیں ہوسکتے۔ اور نہ ان کی ایسی باتوں کو کچھ وقعت دیتے ہیں۔ کہ "جب سوراجیہ حاصل ہو جائیگا۔ تو اس وقت یہ سوال نہ ہوگا۔ کہ تمہارا حق کیا ہے۔ بلکہ یہ کہ تم خوش کس طرح ہوسکتے ہو"۔ اگر ہندوؤں کو مسلمانوں کے خوش کرنے کی ایسی ہی خواہش ہے۔ تو کیوں اس وقت انہیں خوش نہیں کر لیتے۔ جبکہ کچھ دینا بھی نہیں پڑتا۔ مگر یہ محض ان کی باتیں ہیں۔ اور مسلمانوں کو دھوکہ دینے کی چالیں۔

ہندوستان کے مفاد کا تقاضا

اس وقت جہاں گول میز کانفرنس کے ہندو نمایندے لنڈن میں یہ کوشش کررہے ہیں۔ کہ مسلمانوں کے حقوق کا تصفیہ کئے بغیر مسلمان نمایندوں کی امداد حاصل کرلیں وہاں ہندو اخبارات بھی پورا زور لگا رہے ہیں۔ کہ مسلمانوں کو صرف خوش کرنے اور جو مانگیں گے۔ وہ دینے کے وعدہ دیکر اپنا ہم نوا بنالیں۔ چنانچہ "پرتاپ" اپنے اسی مضمون میں جس میں سے کچھ اقتباسات اوپر درج کئے گئے ہیں۔ لکھتا ہے۔

"ہندوستان کا مفاد اسی امر کا تقاضاء کرتا ہے۔ کہ انگلستان میں ہندو مسلم جھگڑے چھیڑے نہ جائیں۔ وہ لوگ ہندوستان کے بدترین دشمن ہیں۔ جو خانگی اختلافات کو ایک غیر قوم کے سامنے پیش کرتے ہیں"۔

بے شک اُس ہندوستان کا مفاد جس پر ہندو راج قائم کرنے کے خواب ہندو دیکھ رہے ہیں۔ اسی امر کا تقاضاء کرتا ہے۔ کہ انگلستان میں ہندو مسلم جھگڑے چھیڑے نہ جائیں۔

لیکن وہ ہندوستان جس میں سات کروڑ مسلمان بھی بستے ہیں۔ اس کے لئے ضروری ہے۔ کہ ہر اس امر کی مخالفت کی جائے جو مسلمانوں کو ہندوؤں کی غلامی میں دینے اور ان کے رحم پر چھوڑنے کا موجب ہو۔ آج ہندوؤں کو انگلستان میں ہندو مسلم جھگڑے نہ چھیڑنے کا اس وقت خیال پیدا ہو رہا ہے۔ جبکہ انہیں معلوم ہو چکا ہے۔ کہ گول میز کانفرنس میں اس وقت تک کسی مطالبہ کو کچھ وقعت حاصل نہ ہوگی۔ جب تک اس پر ہندو مسلمانوں کا اتحاد نہ ہوگا۔ مگر ان جھگڑوں کی ساری ذمہ داری ہندوؤں پر عائد ہوتی ہے۔ جو ہندوستان میں ان کا تصفیہ کرنے سے ہمیشہ پہلو تہی کرتے رہے۔ اور ہر بار انہوں نے مسلمانوں کو کمزور بے حقیقت اور قلیل التعداد سمجھکر ان کے ساتھ حقوق کا تصفیہ کرنے میں کسر شان سمجھی۔ بے شک اب ان کی آنکھیں کھلی ہیں۔ اور انہیں معلوم ہوا ہے۔ کہ ہندو خواہ مسلمانوں کو نظر انداز کر دیں۔ لیکن برطانیہ انہیں نظر انداز نہیں کر سکتا۔ مگر حیرت ہے۔ اب بھی وہ تصفیہ حقوق کی طرف نہیں آتے۔ اور صرف باتوں سے کام نکالنا چاہتے ہیں۔

ہندوستان کے بدترین دشمن

پس ہندوستان کے بدترین دشمن وہ لوگ ہیں۔ جو ایک طرف تو خانگی اختلافات کا تصفیہ گھر میں نہیں کرتے۔ اور دوسری طرف "ایک غیر قوم" کو اس غلط فہمی میں مبتلا کرنا چاہتے ہیں۔ کہ ہندو مسلمانوں میں کوئی اختلاف نہیں۔ اس کا نتیجہ سوائے اس کے کیا ہو سکتا ہے۔ کہ ملک میں وسیع پیمانہ پر فتنہ و فساد پھیل جائے۔ ان حالات میں ملک کے مفاد کے لئے نہایت ضروری ہے۔ کہ مسلمان نمایندے وضاحت کے ساتھ اپنے حقوق پیش کر دیں۔ اور یہ بھی بتا دیں۔ کہ ہندو ان کے ساتھ کس قدر ناانصافی کرنے پر آمادہ ہیں۔

گول میز کانفرنس کے مسلمان نمایندے

یہ خوشی کی بات ہے کہ گول میز کانفرنس کے مسلمان نمایندوں نے ہندو مسلم اتحاد کے لئے تصفیہ حقوق کو بنیاد قرار دیا ہے اور اس کے بغیر کوئی سمجھوتہ کرنا ناممکن بتایا ہے۔ ہندو حسب معمول اس سے انکار کر رہے ہیں۔ اگر وہ انکار پر ہی اڑے رہے تو امید ہے۔ مسلمان نمایندے ان کی کوئی پرواہ نہ کرینگے۔ اور اپنے حقوق متحدہ اور متفقہ طور پر نہایت وضاحت کیساتھ پیش کرینگے۔

گورنمنٹ زمینداران پنجاب کی امداد کرے

ہندوستان کی اسّی فیصدی آبادی زراعت پیشہ ہے۔ جو آجکل سخت مصائب میں مبتلا ہے۔ پنجاب کے زمینداران کی حالت بیان کرتے ہوئے پنجاب کونسل کے اجلاس منعقدہ ۸ر نومبر میں ایک ممبر نے کہا۔

"زمینداروں کو اپنی مستورات کے زیورات رہن کرنے اور اپنے مویشی فروخت کرنے پڑے ہیں۔ بلکہ بعض صورتوں میں وہ مالیہ ادا کرنے کے لئے اپنی لڑکیاں فروخت کرنے پر مجبور ہو گئے ہیں۔ لیکن باوجود اس کے وہ کانگریس کے ساتھ نہیں ملے۔ اگر حکومت نے زمینداروں کی امداد نہ کی۔ تو ان کے دلوں میں بالشویکوں کے خیالات پیدا ہو جائیں گے۔" (ملاپ ۱۱ر نومبر)

باوجود ہر طرح مجبور کئے جانے اور سخت نقصانات اٹھانے کے پنجاب کے زمینداروں کا یہ بہت بڑا کارنامہ ہے کہ وہ کانگریس کی شورش میں شریک نہیں ہوئے۔ اور گورنمنٹ پنجاب کو انکی مصیبت کے ساتھ قدر کرنی چاہیئے۔

یہ امر موجب اطمینان ہے۔ کہ حکومت پنجاب کے ممبر مال نے اپنی تقریر میں زمینداروں سے دلی ہمدردی کا اظہار کرتے ہوئے ان کی مناسب امداد کا وعدہ کیا ہے۔ اور ہمیں امید رکھنی چاہیئے۔ کہ اسے جلد از جلد عملی صورت میں لایا جائیگا۔

جمعیۃ العلماء کے ارکان سی کلاس میں

نام نہاد جمعیۃ العلماء کے ارکان نے کانگریس کے پیچھے لگ کر موجودہ شورش میں شریک ہونا ضروری سمجھا۔ لیکن قانون شکنی کی پاداش میں جب جیلوں میں جانا پڑا۔ تو اپنی نازک اندامی کو "علم و فضل، شرافت ذاتی اور تہذیب و تمدن" کا نقاب اوڑھا کر لگے چیخنے چلانے۔ چنانچہ جمعیۃ العلماء کا واحد ترجمان "الجمعیۃ" یہ واویلا کر رہا ہے۔ کہ

"جمعیۃ علماء ہند کے کارکنوں اور علماء امرتسر سے حکومت کو ایسی کیا دشمنی ہے۔ کہ انہیں سی کلاس میں ٹھونس رہی ہے۔"

اس کے متعلق سوال یہ ہے۔ کہ اگر جمعیۃ علماء ہند کے کارکن ایسے ہی نازک اندام تھے۔ تو انہوں نے اس وادیٔ پُرخار میں قدم ہی کیوں رکھا۔ اپنے علم و فضل اور شرافت و تہذیب کو کانگریس کے حوالہ کر دینے کے بعد یہ امید رکھنا۔ کہ گورنمنٹ انہیں اسی قسم کے قیدی سمجھے گی۔ جس قسم کے کانگرسی لیڈروں کو سمجھتی ہے۔ بھولے علماء کی خوش فہمی ہے۔ جو لوگ اپنی عزت کا خود خیال نہیں رکھتے۔ اور دوسروں کے ہاتھوں میں کٹھ پتلی بن جاتے ہیں۔ ان کی توقیر کسی کی نظر میں بھی نہیں رہتی۔ چونکہ گورنمنٹ جمعیۃ العلماء کے ارکان کی حقیقت خوب سمجھتی ہے۔ اس لئے سی کلاس کا درجہ ہی انکے لئے تجویز کرتی ہے۔

ڈاکٹر گوکل چند اور وزارت کی قیمت

ڈاکٹر گوکل چند صاحب نارنگ کو قلمدان وزارت سپرد ہونے پر پنجاب کے ہندوؤں نے جس قدر خوشیاں منائیں۔ وہ حد سے بڑھی ہوئی تھیں۔ اور یہاں تک کہا گیا تھا۔ کہ

"جب سے اصلاحات جاری ہوئی ہیں۔ تب سے آج پہلی دفعہ ہندوؤں میں سے ایک قابل اعتماد اور قابل بھروسہ وزیر چنا گیا ہے۔" (ملاپ ۷ر اکتوبر)

لیکن معلوم ہوتا ہے۔ یہ اعتماد اور بھروسہ ابھی سے زائل ہونا شروع ہو گیا ہے۔ چنانچہ پنجاب کونسل میں ضابطہ فوجداری کی ترمیم میں مخالفین کی ایک ترمیم کے خلاف نارنگ صاحب کے ہاتھ اٹھانے پر ہندو اخبارات انہیں قابل عتاب قرار دے رہے ہیں۔ چنانچہ "پرتاپ" (۸ر نومبر) تعجب کا اظہار کرتا ہوا لکھتا ہے۔

"قواعد کے رُو سے وہ (نارنگ صاحب) گورنمنٹ کے خلاف ووٹ نہ دے سکتے تھے۔ ہاں وہ کسی بھی طرف ووٹ دینے سے انکار کر سکتے تھے۔ لیکن انہوں نے ایسی بے ضرر ترمیم پر بھی غیر جانبدار ہونا مناسب نہ سمجھا۔ یا انہیں ایسا کرنے کی ضرورت نہ ہوئی۔ یہ ہے وزارت کی قیمت۔"

جب ڈاکٹر نارنگ جیسا انسان جس سے بڑھ کر پنجاب کے ہندوؤں کے نزدیک اور کوئی ہندو قابل اعتماد اور قابل بھروسہ نہیں۔ گورنمنٹ میں شامل ہو کر گورنمنٹ کی حمایت اور تائید کرنے لگ جاتا ہے۔ تو دوسرے ہندوؤں کا کیا ٹھکانا ہے۔

بات یہ ہے۔ کہ بڑے سے بڑا آزاد خیال اور حریت پسند ہندو ہر سانچے میں ڈھل جانے اور ہر موقعہ کے مطابق اپنے اندر تبدیلی کر لینے کی پوری پوری قابلیت رکھتا ہے۔ ان حالات میں ڈاکٹر گوکل چند صاحب نے وزارت کی قیمت کی پہلی قسط جو ادا کی ہے۔ اس پر تعجب کا اظہار کرنے کی کیا ضرورت ہے۔

کیا پکٹنگ جرم نہیں؟

اخبارات میں یہ خبر عام طور پر شایع ہو چکی ہے۔ کہ ایک فیصلہ کے دوران میں سیالکوٹ کے ہندو سشن جج نے لکھا ہے۔ کہ پکٹنگ کوئی جرم نہیں۔ چنانچہ قریباً بیس والنٹروں کا جنہیں پکٹنگ آرڈیننس کے ماتحت مختلف میعاد کی سزائیں دی گئی تھیں۔ اپیل منظور کرتے ہوئے انہیں بری کر دیا گیا ہے۔

اگر سشن جج صاحب سیالکوٹ کا فیصلہ قانون میں نقص ہونے کی وجہ سے ہے تو گورنمنٹ کو فوراً اس کی اصلاح کرنی چاہیئے۔ وگرنہ ایسے قانون شکن لوگ اگر قانونی نقص کی وجہ سے تعزیر سے محفوظ رہے۔ تو یہ تحریک خطرناک صورت اختیار کر جائے گی۔

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی تقریر

مبلغین سماٹرا اور جاوا کو نصائح

۱۰ر نومبر بعد نماز ظہر لاہور کے کالجوں کے احمدی طلباء کی ایسوسی ایشن نے مولوی رحمت علی صاحب اور مولوی محمد صادق صاحب کو ٹی پارٹی دی اور ایڈریس پیش کیا۔ اس موقعہ پر حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے حسب ذیل تقریر فرمائی (ایڈیٹر)

گو ہونا تو یہ چاہیے تھا۔ کہ جو ایڈریس اس وقت پڑھا گیا ہے۔ اس کا جواب مبلغین کی طرف سے دیا جاتا۔ لیکن چونکہ وقت اس کی اجازت نہیں دیتا۔ کیونکہ چار بجے کی گاڑی پر مبلغین روانہ ہونے والے تھے۔ اور تین بج چکے تھے اس لئے میں ان کا وقت بچانے کے لئے جس میں انہیں گھر والوں سے بھی ملنا ہے۔ اختصاراً

چند نصائح

کرتا ہوں۔

جس وقت مولوی رحمت علی صاحب پہلی دفعہ یہاں سے روانہ ہوئے۔ تو میں نے انہیں ایک ہدایت دی تھی۔ پہلے میں اسی کو دوہراتا ہوں۔ وہ ہدایت یہ تھی۔ کہ

ہر چیز کی قدر و قیمت

اس کے مقابلہ کی چیز کی قیمت سے ہوتی ہے۔ دنیا میں ہر کام جو ہم کرتے ہیں۔ اس کے کرنے پر بعض اور کاموں کو چھوڑنا پڑتا ہے۔ اور ہر چیز جو لیتے ہیں۔ اس کے لینے کے لئے اور چیزوں کو ترک کرنا پڑتا ہے۔ اور یہ

نسبتی دَور

ہر وقت اور ہر کام میں چل رہا ہے۔ جب مبلغ کسی ملک میں تبلیغ کے لئے جائیں۔ تو انہیں دنیا کی ساری چیزوں سے نسبتی طور پر

اسلام کو مقدم کرنا چاہیے

اور جو چیز بھی اس میں روک ثابت ہو۔ اسے قربان کر دینا چاہیے۔ یہی وہ روح ہے۔ جو اس ملک کے لوگوں میں پیدا ہو جائے۔ تو وہ ہماری تبلیغ میں کارآمد ہو سکتے ہیں۔ اور اگر نہ پیدا ہو۔ تو وہ تبلیغ میں روک بن سکتے ہیں۔

امریکہ کا ایک با اثر اور با رسوخ شخص

مفتی محمد صادق صاحب یا مولوی محمد الدین صاحب کے زمانہ میں اسلام قبول کرنے کی طرف مائل ہوا۔ وہ حبشی النسل تھا۔ اور حبشی لوگوں کا بہت بڑا لیڈر تھا۔ اس نے اسلام کی طرف رغبت کا اظہار کیا۔ مگر وہ چاہتا تھا۔ کہ

سفید رنگ کے لوگوں کے خلاف

جو تحریک حبشیوں میں چل رہی ہے۔ اس میں ہمارے مشنری حصہ لیں اس بات کو ہماری ہدایات کے ماتحت ہمارے مبلغوں نے نہ مانا۔ اور اس نے قطع تعلق کر لیا۔ اگر اس کی بات مان لی جاتی۔ تو بہت سے لوگوں کو اسلام میں داخل کر لیا جا سکتا تھا۔ مگر نتیجہ یہ ہوتا۔ کہ ان کے

سیاسی خیالات

کی وجہ سے ایک طرف تو تبلیغ میں روک پیدا ہو جاتی۔ اور دوسری طرف جو لوگ اس طرح داخل ہوتے۔ وہ حقیقی مسلمان نہ بن سکتے۔ اس وقت

جاوا اور سماٹرا کی حالت

بھی ایسی ہی نازک ہے۔ وہاں کی حکومت باوجود یورپین حکومت ہونے کے اصول حکومت میں انگریزوں کے خلاف چلتی ہے۔ اس کا

فرانسیسی طریق

ہے۔ وہ ماتحت لوگوں سے ملیں گے۔ ان سے تعلقات قائم کریں گے مگر سیاسی اختلافات کو برداشت نہیں کر سکتے۔ انگریز ماتحت لوگوں کو حقوق دیں۔ یا نہ دیں۔ ایک حد تک اختلاف برداشت کر سکتے ہیں۔ لیکن فرانسیسی اختلاف برداشت نہیں کر سکتے۔ وہ ماتحت لوگوں سے انگریزوں کی نسبت زیادہ ملیں گے۔ ان کے ساتھ کھا پی بھی لیں گے۔ عام تعلقات بھی زیادہ رکھیں گے۔ لیکن

سیاسی امور میں اختلاف

برداشت نہیں کریں گے۔ یہی حال ڈچ قوم کا ہے۔ وہ جس حد تک سیاسی طور پر آگے جاتی ہے۔ اس سے آگے جانے کی آواز بھی سننے کے لئے تیار نہیں ہو سکتی۔ اس لئے ضروری ہے۔ کہ ہم وہاں

سیاسیات میں حصہ نہ لیں

وہاں بہت بڑی تعداد میں مسلمان آباد ہیں۔ ان میں آزادی کے جذبات ہندوستان کے مسلمانوں سے بھی زیادہ ہیں۔ کیونکہ

ہندوستانی مسلمان

تو سمجھتے ہیں۔ کہ اگر اہل ہند کو حکومت ملی۔ تو اس میں زیادہ اقتدار ہندوؤں کو حاصل ہو گا۔ مگر وہاں کے مسلمان سمجھتے ہیں مسلمانوں کی حکومت ہو گی۔ لیکن اگر ہم انہیں

حقیقی کامیابی

تک پہونچانا چاہتے ہیں۔ تو ضروری ہے۔ کہ سیاسیات میں دخل نہ دیں۔ اور نہ صرف یہی کہ وہاں کی سیاسیات میں دخل نہ دیں۔ بلکہ حکام سے

اچھے تعلقات

رکھیں۔ کیونکہ وہاں کے لوگ ہمارے مخالف ہیں۔ اور ہر طرح ہمیں نقصان پہونچانے کی کوشش کرتے رہتے ہیں۔ اس وجہ سے حکام کے ساتھ اچھے تعلقات رکھنے ضروری ہیں۔ اس کا یہ مطلب نہیں۔ کہ لوگوں کے خلاف جاسوسی کی جائے۔ یا لوگوں کے خلاف حکام کو بھڑکایا جائے۔ اسے ہم

سخت معیوب اور ناجائز

سمجھتے ہیں۔ بلکہ اس لئے کہ ان کو ہمارے صحیح حالات کا علم رہے پس جو مبلغ وہاں جائیں۔ ان کے لئے نہایت ضروری ہے۔ کہ حکام سے تعلقات رکھیں۔ اور انہیں

اصل حالات

سے واقف کرتے رہیں۔ اور بتائیں۔ کہ ہم سیاسی امور میں دخل نہیں دیتے۔

ہم آزادی چاہتے ہیں

اور ہر ملک کے لوگوں کے لئے اسے ضروری سمجھتے ہیں۔ مگر اس کے لئے ایسے ذرایع اختیار کرنا جائز نہیں سمجھتے۔ جو

فتنہ و فساد

پیدا کریں۔ اسی طرح مولوی رحمت علی صاحب کام کرتے رہے۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ جو سوسائٹی بھی ان کے خلاف کھڑی ہوئی وہ دب جاتی رہی ہے۔ علاوہ ازیں

ڈچ حکومت

کو ہمارے سلسلہ کے متعلق خاص توجہ پیدا ہوئی۔ چنانچہ اس حکومت کے دو کنسل یہاں آئے۔ ایک ان دنوں آئے۔ جبکہ میں شملہ میں تھا۔ اس لئے وہ قادیان سے ہو کر مجھ سے ملنے کے لئے شملہ گئے۔ اور انہوں نے حالات معلوم کئے۔ یہ ہمارے مبلغ کے حکام کے ساتھ اچھے تعلقات کا ہی نتیجہ تھا۔ پس ہمیشہ ہمارے مبلغوں کے مدنظر یہ بات رہنی چاہیے۔ کہ

حکومت کے ساتھ تعاون

کریں۔ وہ تعاون نہیں۔ جو قومی حقوق کو تلف کرنے والا ہو۔ بلکہ اس حد تک کہ حکومت مخالفت پر نہ کھڑی ہو جائے۔

دوسری نصیحت

میں یہ کرنا چاہتا ہوں۔ کہ ہر قوم کے رسم و رواج علیٰحدہ علیحدہ ہوتے ہیں۔ لہٰذا مبلغ کے لئے ان کا سمجھنا ضروری ہوتا ہے۔ اس کے لئے میں انہیں اور خاص کر مولوی محمد صادق صاحب کو نصیحت کرتا ہوں۔ کہ وہ وہاں جاتے ہی وہاں کے لوگوں کے

رسم ورواج کا مطالعہ

کریں۔ نیز مذہب کے متعلق بھی واقفیت بہم پہونچائیں۔ کہ وہ لوگ کیا عقائد رکھتے ہیں۔ کئی لوگ یونہی سمجھ لیتے ہیں۔ کہ فلاں ملک کے لوگ حنفی کہلاتے ہیں۔ اس لئے ان کے عقائد وہی ہونگے۔ جو ہندوستان کے حنفیوں کے ہیں۔ حالانکہ ان میں فرق ہوتا ہے۔ مثلاً ہندوستان کے حنفی اور رنگ کے ہونگے۔ اور ایران کے اور رنگ کے۔ اسی طرح شافعی اور مالکی عقائد رکھنے والوں میں فرق ہوگا۔ تو جہاں کوئی مبلغ جائے۔ وہاں کے

لوگوں کے عقائد

معلوم کرنے ضروری ہیں۔ تاکہ ان کو مدنظر رکھکر تبلیغ کر سکے۔ مثلاً ایک مسلمان حنفی کہلانے والا تعلیم یافتہ انگریزی پڑھا ہوا ایسا مسئلہ مذہب کے متعلق وہ خیالات نہ رکھیگا۔ جو ایک مولوی کہلانے والا عربی دان رکھیگا۔ اول الذکر کے سامنے یہ پیش کرنا کہ دیکھو

قرآن وحدیث

سے ثابت ہے۔ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو گئے ہیں۔ اس پر کوئی اثر کم کریگا۔ اس پر ایسی بات اثر کریگی۔ کہ دیکھو۔ قوم کی تباہی کے کس قدر سامان پیدا ہو گئے ہیں۔ اس کے لئے ضروری ہے۔ کہ کوئی ایسا مرکز ہو جس کے ذریعہ مسلمانوں کو بچایا جائے۔ اگر وہ شخص اسلام کو بطور مذہب مانتا ہوگا۔ تو اُسے ماننا پڑیگا۔ کہ بے شک اس بات کی ضرورت ہے۔ کہ

خدا تعالیٰ کی طرف سے

کوئی انسان کھڑا ہو۔ جو مسلمانوں کو ایک مرکز پر جمع کرے۔

اسی طرح اگر کوئی

چکڑالوی خیالات

کا ہو۔ تو اُسے یہ سُنانے سے کہ حدیثوں میں یوں لکھا ہے۔ اس پر کوئی اثر نہ ہوگا۔ اور اگر

اہلحدیث

کہلاتا ہو۔ تو قرآن کی آیات پیش کرنے پر کہدیگا۔ بے شک یہ آیات ہیں۔ لیکن ان کی تشریح جو حدیثوں میں آئی ہے۔ وہی مانی جاسکتی ہے۔ اس طرح وہ

حدیثوں کو قرآن پر مقدم

کریگا۔ خواہ حدیث کتنی ہی کمزور ہو۔ پس ایک مبلغ کے لئے یہ نہایت ضروری ہے۔ کہ جن لوگوں میں اسے تبلیغ کے لئے بھیجا جائے۔ پہلے ان کے عقائد۔ ان کے حالات اور اُن کے رسم و رواج کے متعلق واقفیت حاصل کرے۔ اور پھر کام شروع کرے

تیسری بات

مبلغ کے لئے یہ ضروری ہے۔ کہ وہ کسی موقعہ اور کسی حالت میں بھی جوش میں نہ آئے۔ بہت لوگوں کو ان کا

بیجا جوش

کامیابی سے محروم کر دیتا ہے۔ وہ تقریر اچھی کر لیتے ہیں۔ ان کے دلائل بھی زبردست ہوتے ہیں۔ مگر جوش سے کام خراب کر دیتے ہیں۔ کیونکہ لوگ انہیں چھچھورا سمجھ کر ان کی باتوں کی طرف توجہ نہیں کرتے۔ ہر ایک مبلغ کو

اپنے نفس پر قابو

پانے کی قابلیت پیدا کرنی چاہئے۔ کیونکہ تبلیغ اور مباحثہ کے وقت اگر وہ جوش میں آجاتا ہے۔ تو لوگ یہی سمجھیں گے۔ کہ وہ دلائل پیش نہیں کر سکتا۔

پس ہمیشہ

احسن طریق

پر گفتگو کرنی چاہئے۔ اس میں یہ تینوں باتیں شامل ہیں جو میں نے پہلے بیان کی ہیں۔ یعنی سیاسیات میں حصہ نہ لیا جائے۔ رسم ورواج اور خیالات وعقائد کو مدنظر رکھکر گفتگو کی جائے۔ ایسے طریق سے گفتگو کی جائے۔ کہ اس سے محبت ترقی کرے۔ نہ کہ کم ہو۔

چوتھی بات

یہ مدنظر رکھنی چاہئے۔ کہ جب تک اپنے دل میں کسی بات کے متعلق

پورا پورا یقین

نہ ہو۔ انسان دوسرے کے دل میں یقین نہیں پیدا کر سکتا۔ ہمارا یہ عقیدہ ہے۔ کہ خدا تعالےٰ دُعا سے جو کچھ کر سکتا ہے۔ وہ کسی اور طرح نہیں ہو سکتا۔ لیکن جب تک اپنے عمل سے یہ بات نہ دکھائیں اس وقت تک اس کا کوئی فائدہ نہیں ہو سکتا۔ جب کوئی مشکل پیش آئے۔ اس وقت اگر ہم دعاؤں پر خاص زور نہ دیں۔ تو دوسرے لوگ کس طرح مان لینگے۔ کہ اللہ تعالےٰ کی طاقتوں اور قدرتوں پر ہمیں یقین ہے۔ اس قسم کی باتوں میں بہت سی ترقی

عادت

کی وجہ سے بھی ہوتی ہے۔ جو لوگ دعاؤں کی عادت ڈال لیتے ہیں۔ میں دیکھتا ہوں۔ ان میں سے بعض میں کئی

بڑے بڑے نقائص اور کمزوریاں

بھی ہوتی ہیں۔ مگر ان کی دعائیں سُنی جاتی ہیں۔ وجہ یہ کہ وہ دُعاؤں میں اس طرح پیچھے پڑ جاتے ہیں۔ کہ کچھ نہ کچھ لے ہی لیتے ہیں۔ جس طرح اگر کسی انسان سے کوئی شخص کچھ مانگے۔ اور وہ انکار کردے۔ تو پیچھے پڑ جانے پر وہ کچھ نہ کچھ دے ہی دیتا ہے۔ اسی طرح جو دعاؤں میں خدا تعالےٰ کے پیچھے پڑ جاتے ہیں۔ انہیں خدا تعالےٰ بھی کچھ نہ کچھ دیدیتا ہے۔

چراغ دین جمونی

کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو الہام ہوا تھا۔ نزل به الجبیز۔ کہ یہ کتے کی طرح آبیٹھا۔ تو اسے ٹکڑا ڈال دیا گیا۔ اس میں بتایا۔ کہ یہ الہام کے قابل نہ تھا۔ مگر ہمارے دروازہ پر آبیٹھا۔ اس لئے اس پر الہام تو نازل کر دیا۔ مگر وہ ایسا ہی تھا جیسے

کتے کو ٹکڑا

ڈال دیا جائے۔ چراغ دین تو مرتد ہو گیا۔ کیونکہ جبیز کو اس نے اعلیٰ چیز سمجھ لیا۔ اور اس پر اترانے لگا۔ لیکن اگر پیچھے پڑنے سے پہلے جبیز ہی نازل ہو۔ اور انسان اس پر متکبر نہ ہو۔ بلکہ دعاؤں میں لگا رہے۔ تو اس کے لئے اعلےٰ چیز بھی نازل ہوگی۔ کئی لوگ ایسے ہوتے ہیں۔ جنہیں پہلے پہل معمولی چیز ملتی ہے۔ لیکن جب تعلقات بڑھ جاتے ہیں۔ اور دوستی ترقی کرجاتی ہے۔ تو دعوتیں ہونے لگتی ہیں۔ پس اگر کسی کو خدا تعالےٰ خوان نعمت پر نہیں بلاتا۔ اور دعوت نہیں دیتا۔ تو بھی اُسے کوشش جاری رکھنی چاہئے۔ خواہ جبیز ہی مل جائے۔ ایک بھوکے کو اگر

روٹی کا ایک ٹکڑا

بھی مل جائے۔ تو اسے کچھ نہ کچھ طاقت حاصل ہو جاتی ہے۔ اور پھر وہ آگے ترقی کر سکتا ہے۔ پس دعاؤں کی طرف خصوصیت کے ساتھ توجہ کرنی چاہئے۔

پانچویں نصیحت

میں یہ کرنا چاہتا ہوں۔ کہ مبلغوں میں اطاعت کا پورا پورا مادہ ہونا چاہئے۔ اور

کسی عہدہ کی خواہش

کو اپنے دل سے بالکل نکال دینا چاہئے۔ جو اس قسم کی خواہش کرتا ہے۔ اُسے عہدہ تو شاید مل جائے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تو عادت تھی کہ ایسے شخص کو عہدہ نہ دیتے تھے۔ مگر ہر شخص رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سا استقلال نہیں دکھا سکتا۔ اس لئے ممکن ہے۔ کسی عہدہ طلب کرنے والے کو عہدہ مل جائے۔ مگر اس کی روحانیت گر جائیگی۔ بعض لوگ نادانی سے

حضرت یوسف علیہ السلام کی مثال

پیش کیا کرتے ہیں۔ کہ انہوں نے عزیز مصر سے خود عہدہ مانگا تھا۔ مگر ایسے لوگ قرآن کریم پر غور نہیں کرتے۔ قرآن سے تو یہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ بادشاہ آپ کو

چیف منسٹر

بنانا چاہتا تھا۔ اور سب کچھ ان کے سپرد کرنا چاہتا تھا۔ مگر وہ کہتے ہیں۔ غلہ وغیرہ کا انتظام میرے سپرد کر دیا جائے۔ گویا انہوں نے بڑے کام کو چھوڑ کر چھوٹے کام کی خواہش کی۔ اور وزیر اعظم کی بجائے وزیر مال بننا چاہا۔ اس طرح انہوں نے کوئی عہدہ طلب نہیں کیا۔ بلکہ انکسار کا اظہار کیا۔ اور بڑے عہدہ سے انکار کیا۔ میں سمجھتا ہوں مگر

روحانی امور پر کام کی بنیاد

ہو۔ تو اسی راہ پر چلنے سے جس پر مقرر کیا جائے۔ خدا تعالیٰ ترقی دیدیتا ہے۔ مگر جب سوال عہدہ اور درجہ کا آجائے۔ تو

نتیجہ خراب

نکلتا ہے۔ ابھی چند روز ہوئے۔ میں نے دیکھا۔ ایک دوست کو کسی کام پر لگایا گیا تھا۔ اس نے مجھے لکھا۔ مجھے کوئی ذمہ داری کا کام نہ دیا گیا۔ ورنہ میں کام اچھی طرح سے کر سکتا تھا۔ جس ڈاک میں یہ چٹھی آئی۔ اسی میں ناظر صاحب اعلیٰ کی چٹھی تھی۔ کہ فلاں عہدہ پر انہیں مقرر کیا جائے۔ حالانکہ اس دوست نے اپنی چٹھی میں ساری شکایت ناظر اعلیٰ کے متعلق ہی کی تھی۔ اور سمجھا تھا۔ کہ ناظر اعلیٰ نے اس پر بڑا ظلم کیا ہے۔ چونکہ ناظر اعلیٰ خود اس عہدہ پر مقرر نہ کر سکتا تھا۔ اس کے لئے مجھ سے منظوری حاصل کرنے کی ضرورت تھی۔ اور ناظر اعلیٰ نے میرے پاس سفارش کی۔

یہاں تو اس قسم کی حرکت کا انسداد کیا جا سکتا ہے۔ کیونکہ تمام محکموں پر

خلیفہ کی نگرانی

ہے۔ لیکن دوسرے ممالک میں اگر کوئی ایسی بات پیدا ہو۔ تو اس کا انسداد مشکل ہوتا ہے۔ اس بارے میں میں مولوی محمد صادق صاحب کو اس بات کی

خصوصیت سے نصیحت

کرتا ہوں۔ اور اعلان کرتا ہوں۔ کہ ان

جزائر کی تبلیغ کا چارج

پورے طور پر مولوی رحمت علی صاحب کے سپرد کیا گیا ہے۔ اور وہ کلی طور پر ان کے ماتحت ہیں۔ ہمارے اندر جب تک ماتحت کام کرنے کا پورا پورا مادہ نہ ہو۔ اس وقت تک ہمارے کسی کام میں برکت نہیں ہو سکتی۔

مولوی محمد صادق صاحب کا فرض

ہے۔ کہ مولوی رحمت علی صاحب انہیں جو حکم دیں۔ اس کی پوری پوری تعمیل کریں۔ وہ جہاں بیٹھنے کے لئے کہیں بیٹھیں۔ جہاں اٹھنے کے لئے کہیں اٹھیں۔ جہاں چلنے کے لئے کہیں۔ چلیں۔ جہاں بولنے کے لئے کہیں بولیں۔ جہاں خموش رہنے کے لئے کہیں۔ خموش رہیں۔ اگر مولوی رحمت علی صاحب ان سے کوئی

غیر معروف معاملہ

کرینگے۔ تو اپنا ثواب کھو دینگے۔ اور اس سے بھی زیادہ سختی کرینگے۔ تو خدا تعالیٰ کے عذاب کے نیچے آئیں گے مگر بہر حال مولوی محمد صادق صاحب کا فرض ہے۔ کہ جو بات سلسلہ کے لئے نقصان رساں اور عقل کے خلاف نہ ہو۔ اس میں ان کی

پوری پوری اطاعت

کریں۔ ایک صوفی کہتے ہیں۔ ایک دفعہ میرے گھوڑے نے میری اطاعت نہ کی۔ تو میں نے سمجھا میں نے خدا تعالیٰ کی کوئی نافرمانی کی ہے یہ بات مولوی محمد صادق صاحب کو اچھی طرح یاد رکھنی چاہیئے اگر وہ پوری طرح اطاعت نہ کرینگے۔ تو جہاں جائینگے۔ وہاں کے لوگوں پر ان کی باتوں کا کوئی اثر نہ ہوگا۔ انہیں پورے طور پر اطاعت کرنی چاہیئے۔ اور جیسا کہ میں نے کل کہا ہے مولوی رحمت علی صاحب کو اس طرح سلوک کرنا چاہیئے۔ جو بڑا بھائی اپنے چھوٹے بھائی سے کرتا ہے۔ ہر بات میں ان کے

جذبات اور احساسات کا لحاظ

رکھیں ؛

میں امید کرتا ہوں۔ اگر اس طرح کام کرینگے۔ اور میری نصیحتوں کو یاد رکھیں گے۔ تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے انہیں کامیابی حاصل ہوگی ؛

دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا عملی ثبوت

مندرجہ ذیل احباب کرام کے نام جنہوں نے ماہ اکتوبر ۱۹۳۰ء میں دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا عملی ثبوت دیا ہے۔ شکریہ کے ساتھ شائع کئے جاتے ہیں۔ اور صدق دل سے دعا کی جاتی ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ان سب احباب کی قربانی قبول فرمائے اور دوسرے احباب کو بھی جو قربانی کی اس حد تک نہیں پہنچے۔ ان میں بھی ایمانی جوش پیدا کرے۔ تاکہ وہ بھی وصیت کی تحریک پر جو خدا تعالیٰ کی طرف سے ہے۔ اور جس کے ساتھ بہت سے انعامات وابستہ ہیں۔ عمل کر کے اپنے ایمان کے کامل ہونے کا ثبوت دیں۔ وصیت دراصل اخلاص کے پرکھنے کا معیار ہے۔ اور دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا عملی ثبوت۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام وصیت کو اپنے زمانہ کا امتحان قرار دیتے ہوئے فرماتے ہیں :۔

"اس وقت کے امتحان سے بھی اعلیٰ درجہ کے مخلص جنہوں نے درحقیقت دین کو دنیا پر مقدم کیا ہے۔ دوسرے لوگوں سے ممتاز ہو جائیں گے۔ اور ثابت ہو جائے گا۔ کہ بیعت کا اقرار انہوں نے سچا کر کے دکھلا دیا ہے۔ اور اپنا صدق ظاہر کر دیا۔ بے شک یہ انتظام منافقوں پر بہت گراں گذریگا۔ اور اس سے ان کی پردہ دری ہوگی۔ اور بعد موت وہ مرد ہوں یا عورت اس قبرستان میں ہرگز دفن نہیں ہو سکیں گے۔ فی قلوبهم مرض فزادهم الله مرضاً۔ لیکن اس کام میں سبقت دکھلانے والے راستبازوں میں شمار کئے جاوینگے۔ اور ابد تک خدا تعالیٰ کی ان پر رحمتیں ہونگی"

فہرست احباب درج ذیل ہے

نمبر وصیت

(۱) شیخ میاں خاں صاحب ہیڈ ماسٹر ساکن سیداگول ضلع گجرات ۳۲۹۶

(۲) چوہدری فتح دین صاحب ساکن چک ۲۴۳ ضلع لائل پور ۳۲۹۷

(۳) عزیزہ حلیمہ بیگم صاحبہ زوجہ سیٹھ محمد سعید یوسف صاحب جدہ ملک حجاز ۳۲۹۸

(۴) مولوی محمد یوسف خاں صاحب جہلم حال امریکہ ۳۲۹۹ ؛

(۵) مولوی عبدالرحمٰن صاحب بوتالوی مبلغ قادیان ۳۳۰۰ ؛

(۶) بابو محمد اسمٰعیل صاحب کلرک دفتر سپرنٹنڈنٹ ریلوے ٹریننگ سکول لاہور ۳۳۰۱ ؛

(۷) محترمہ ام کلثوم صاحبہ زوجہ بابو محمد اسمٰعیل صاحب جہلم ۳۳۰۲ ؛

(۸) حکیم مہربان علی صاحب ساڈھورہ ضلع انبالہ ۳۳۰۳ ؛

(۹) محترمہ نور النساء صاحبہ زوجہ حکیم مہربان علی صاحب ساکن ساڈھورہ ضلع انبالہ ۳۳۰۴ ؛

(سیکرٹری مجلس کار پرداز مصالح قبرستان مقبرہ بہشتی قادیان دار الامان)

حصہ وصیت کی زندگی میں ادائیگی

ماہ اکتوبر ۱۹۳۰ء میں جن مخلصین نے اپنی اپنی وصیت کا کل حصہ یا اس کا کوئی جزو داخل کیا ہے۔ میں ان کے نام شکریہ اور محبت بھرے دل کے ساتھ شائع کرتا ہوں۔ اور دعا کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ ان سب احباب کی اس مالی خدمت کو جو محض دینی جوش سے اور خدا تعالیٰ کے مقرر کردہ طریق کے ماتحت کی گئی ہے۔ اپنے فضل سے قبول فرمائے اور دوسرے احباب جماعت کو بھی توفیق بخشے۔ کہ وہ اپنے مالوں سے خدمت اسلام کر سکیں۔ اور اپنے دوسرے بھائیوں کے لئے نمونہ بنکر اپنے آپ کو دوہرے اجر کا مستحق بنائیں۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کشتی نوح میں تحریر فرماتے ہیں، "بعض اعمال دکھلا کر بھی کرو۔ جب کہ تم دیکھو کہ دکھلانے میں عام لوگوں کی بھلائی ہے تا تمہیں دو بدلے ملیں۔ اور تا کمزور لوگ کہ جو ایک نیکی کے کام پر جرأت نہیں کر سکتے۔ وہ بھی تمہاری پیروی سے اس نیک کام کو کر لیں"

غرض خدا نے جو اپنے کلام میں فرمایا سرًّا و علانیةً یعنی پوشیدہ بھی خیرات کرو اور دکھلا دکھلا کر بھی ان احکام کی حکمت اس نے خود فرما دی ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے۔ کہ نہ صرف قول سے لوگوں کو سمجھاؤ بلکہ فعل سے بھی تحریک کرو۔ کیونکہ ہر جگہ قول اثر نہیں کرتا۔ بلکہ اکثر جگہ نمونہ کا بہت اثر ہوتا ہے :۔

(۱) مولوی عبدالمغنی صاحب ناظر بیت المال [illegible] جزو (۲) صوفی محمد یعقوب صاحب کارکن شفاخانہ نور ہسپتال [illegible] جزو۔ (۳) والدہ مکرمہ جناب ڈاکٹر فتح الدین صاحب نوشہرہ [illegible] (۴) [illegible] جزو (۵) بابو اعجاز حسین صاحب دہلی [illegible] جزو (۶) ڈاکٹر شبیر محمد علی صاحب [illegible] جزو (۷) حکیم محمد عبداللہ صاحب ماچھی واڑہ [illegible] جزو (۸) حمیدہ بیگم صاحبہ زوجہ میر شیر عالم صاحب گوئیکی گجرات [illegible] جزو (۹) اسمات بھولی صاحبہ زوجہ میاں بڈھا خاں مونگی والہ ضلع سیالکوٹ [illegible] جزو۔

(سیکرٹری مجلس کار پرداز مصالح قبرستان مقبرہ بہشتی قادیان دار الامان)

ہندوستان بھر میں سیرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے کامیاب جلسے

سیرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق جلسوں کی روئداد میں جلد شایع کرنے اور اخبار کے محدود صفحات ہونے کی وجہ سے اب کے نہایت مختصر خلاصہ شایع کیا گیا ہے۔ کیونکہ اگر مفصل رپورٹیں درج کی جائیں۔ تو مشکل کئی ہفتوں میں وہ ختم ہو سکیں۔ امید ہے احباب اس مجبوری کو مدنظر رکھتے ہوئے معذور خیال فرمائیں گے۔ (ایڈیٹر)

رنگپور:۔ کارونیشن ہال میں خان بہادر عبد الحفیظ صاحب آنریری مجسٹریٹ کی زیر صدارت جلسہ منعقد ہوا۔ بڑے طبقہ کے لوگ بھی شریک جلسہ ہوئے۔ جلسہ بڑا کامیاب رہا۔ اس جلسہ میں ایک ہندو وکیل نے بڑی دلچسپ تقریر کی۔ اور خاکسار نے بھی تقریر کی۔ (قاضی خلیل الرحمن سب ڈویژنل مجسٹریٹ رنگپور)

ریاست فرید کوٹ میں جلسہ ہوا۔ مولوی علم الدین صاحب و قاضی محمد رشید صاحب کی تقریریں ہوئیں۔ جو دلچسپی سے سنی گئیں۔ معززین شہر و ہر طبقہ کے لوگ شریک جلسہ ہوئے۔ (خاکسار محمد حسین فرید کوٹی)

کوہ مری:۔ میں زیر صدارت قاضی فضل قادر صاحب نائب تحصیلدار جلسہ سیرت منعقد ہوا۔ جس میں سردار گورمکھ سنگھ صاحب اور خاکسار کی تقریریں ہوئیں۔ (عبد الرحمن خاکی بی۔ اے)

اجنالہ میں ۲۶ر اکتوبر کو جلسہ منعقد ہوا۔ اس میں میاں محمد عبد اللہ جان صاحب بی۔ اے، ایل ایل بی وکیل اجنالہ نے تقریر کی۔ (ظہور الدین بٹ)

چک ۳۱۲/ج ب (لائل پور) میں زیر صدارت چودہری محمد دیوان صاحب جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں مولوی محمد صدیق صاحب میاں عمر الدین صاحب چودہری سردار خان صاحب نے تقریریں کیں۔ (محمد حسین سیکرٹری)

اکاڑہ و چک ۵/۵ ایل میں جلسے ہوئے۔ چودہری غلام قادر صاحب چودہری غلام سرور صاحب مولوی عبد القدوس صاحب کی دلچسپ تقریریں ہوئیں۔ (غلام سرور)

بھیرہ:۔ حویلی پیر بادشاہ صاحب آنریری مجسٹریٹ رئیس اعظم بھیرہ میں دو اجلاس ہوئے۔ پہلے اجلاس کے صدر شیخ فضل الحق صاحب پراچہ ممبر لیجسلیٹو کونسل اور دوسرے کے پیر بادشاہ صاحب ممدوح تھے۔ اس جلسہ میں مولوی مبارک احمد صاحب مولوی فاضل میاں عبد المنان صاحب کی تقریریں ہوئیں بھلوال و میانی میں بھی ہر دو مذکورہ الصدر مولوی صاحبان نے تقریریں کیں۔ اور جلسے اچھے رہے (خادم حسین جنرل سکرٹری)

سیالکوٹ جلسہ مستورات:۔ زیر صدارت ڈاکٹر بتی دیوی صاحبہ جلسہ مستورات منعقد ہوا۔ جس میں سیدہ رفعت صاحبہ، سیدہ محمودہ صاحبہ، محترمہ سیدہ فضیلت صاحبہ کی دلچسپ تقریریں ہوئیں نیز جلسہ میں چند نعتیں اور نظمیں بھی طالبات مدرسہ بنات کی طرف سے پڑھی گئیں۔ آخر میں پریذیڈنٹ صاحبہ نے ایسے جلسوں کو اتحاد ملکی و قومی کے لئے بہترین قرار دیتے ہوئے آدھ گھنٹہ تقریر کی۔ قریباً ۵۰۰ مستورات شریک جلسہ ہوئیں۔ (خاکسار احمدہ)

چک ۲۷۵/گ ب (المعروف یوسف والا) تحصیل جڑانوالہ ۲۶ر اکتوبر کو جلسہ منعقد ہوا جس میں مولوی فضل الحق صاحب میاں عادل صاحب مولوی قائم الدین صاحب نے تقریریں کیں۔ اور میاں محمد شناء صاحب اہلحدیث نے اخبار الفضل سے مضمون پڑھکر سنایا۔ سردار ہیرا سنگھ صاحب نے ہندو کتب سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان بیان کی۔ جو کہ دلچسپ تھی۔ جلسہ کامیاب رہا۔ سامعین بہت خوش ہوئے (خاکسار ناصر الدین امیر جماعت چک ۲۷۵ یوسف والا)

لسوال (سیتاپور) ایک عظیم الشان جلسہ منعقد ہوا جس میں ہندو، مسلمان، عیسائی اچھی تعداد میں شامل ہوئے۔ خاتم النبیین نمبر سے مضامین پڑھکر سنائے گئے۔ مقامی مولوی صاحبان نے تقریریں کیں۔ (سیکرٹری جلسہ)

بلب گڑھ:۔ زیر صدارت میر شہزاد علی صاحب بزرگان لالہ متھرا داس تلا رام صاحبان جلسہ سیرت خیر البشر منعقد ہوا۔ حکیم انوار حسین صاحب کی تقریر ہوئی۔ اُن کے بعد لالہ اجودھیا پرشاد صاحب نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خوبیاں بیان کیں جلسہ بارونق تھا۔ ہندو، سکھ اور ہر فرقہ کے مسلمان شریک ہوئے۔ (لطیف احمد بلب گڑھ)

اونچا گاؤں:۔ (بلب گڑھ) زیر صدارت میر آل نبی صاحب جلسہ منعقد ہوا۔ جلسہ میں شیخ عبد الرحمن صاحب مسکین نے نظم پڑھی۔ پھر حکیم انوار حسین صاحب نیز خاکسار نے تقریریں کیں۔ (لطیف احمد)

دوالمیال (جہلم) زیر صدارت صوبیدار فتح محمد خان صاحب جلسہ منعقد ہوا۔ مولوی سید فضل شاہ صاحب اور مولوی کرم داد صاحب کی تقریریں ہوئیں۔ (ملک ستار محمد)

ڈھاکہ:۔ زیر انتظام ڈاکٹر ایم۔ این حسین ایم۔ ڈی ڈھاکہ رکابی بازار ڈھاکہ میں ۲۶ر اکتوبر ۳۲ء کو جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں جناب مولوی ظل الرحمن صاحب کی تقریر سیرت خاتم النبیین کے موضوع پر نہایت دلچسپی سے سنی گئی۔ نیز ۲۷ و ۲۸ اکتوبر کو بھی جلسے ہوئے۔ ۲۸ر اکتوبر کا جلسہ زیر صدارت بابو ہرینی گوپال منڈل بی۔ اے۔ کی تقریریں ہوئیں۔ جس میں ہزاروں کی تعداد میں ہندو و مسلمان شریک جلسہ ہوتے رہے۔ اور ان تقریروں کو سامعین نے نہایت ہی پسند کیا۔ (ڈاکٹر ایم۔ این حسین ڈھاکہ)

میمیو (برما) وائی۔ ایم۔ سی۔ اے ہال میں ۲۲ر اکتوبر کو زیر صدارت مشہور بیرسٹر یو میا۔ یو۔ جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں جناب اے۔ ایچ۔ چینی صاحب، ٹی۔ آر سینا صاحب، ایم۔ اے، بی نائر صاحب اور سردار گوردیال سنگھ صاحب اور ڈاکٹر ایس۔ کے۔ مکرجی صاحب کے لیکچر اسلام اور سیرت خاتم النبیین پر ہوئے۔ مستورات بھی شامل جلسہ ہوئیں۔ ان کے لئے ہال میں الگ انتظام تھا۔ (خاکسار عبد الرحیم)

بھیرہ (مستورات کا جلسہ) ایک پیر صاحب کے مکان پر جلسہ منعقد ہوا۔ اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف میں مضمون سنایا گیا۔ (امتہ الرحمن از بھیرہ)

کٹک ٹاؤن ہال میں زیر صدارت مسٹر ایم۔ ایس داس سی آئی۔ ای سابق وزیر بہار و اڑیسہ ۲۶ر اکتوبر کو سیرت خیر البشر نظموں اور نعتوں اور پریذیڈنٹ صاحب کی افتتاحی تقریر کے بعد شرمتی سوربھا دیوی بی۔ اے برہمو خاتون نے اپنا لکھا ہوا مضمون اڑیسہ زبان میں پڑھکر سنایا۔ پھر بابو وسوناتھ صاحب نے سوانح رسول کریم پر تقریر کی۔ ان کے بعد بابو لکھشمی نرائن پٹنائک بی۔ اے پنشنر منصف کا لیکچر ہوا۔ پھر بابو برجو سوندر داس صاحب بی۔ اے کا انگریزی میں لیکچر ہوا۔ نیز بابو لکھشمی نرائن صاحب ساہو ایم۔ اے اور مولوی ظہیر الدین صاحب بی۔ اے احمدی نے اڑیسہ زبان میں تقریریں کیں۔ اور مولوی محمد محسن صاحب سوانگھڑوی۔ مسٹر ایم ایس داس۔ سی۔ آئی۔ ای اور وکیلے کٹک کے دلچسپ لیکچر ہوئے۔ ٹاؤن ہال حاضرین کی کثرت کے باعث بالکل بھر گیا تھا۔ اور جلسہ بہت ہی کامیاب رہا ہے۔ (خاکسار ایم۔ اے ستار ایم۔ اے پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ کٹک)

میانی:۔ مولوی مبارک احمد صاحب اور مولوی عبد المنان صاحب کے لیکچر ہوئے۔ (خاکسار جلال الدین)

کنانور (مالابار) زیر صدارت ایک ہندو رئیس سینما ہال میں جلسہ منعقد ہوا۔ خاکسار اور دو ہندو لیکچراروں نے لیکچر دئے ہے۔ حاضری ۵۰۰ سے زائد تھی۔ جلسہ بارونق ہوا۔ صرف ایک دن کا کرایہ ہال ۵ ادا کرنا پڑا۔ (خاکسار عبد اللہ مالا باری)

کارکنان جماعت ہائے احمدیہ پنجاب کے متعلق ایک ضروری اعلان

دورہ کے اثناء میں بعض مقامات میں مجھے یہ مشکل پیش آرہی ہے۔ کہ سیکرٹری صاحبان بے خبر ہیں۔ کہ کن امور کے متعلق میں نے معائنہ کرنا ہے۔ لہٰذا اُن کی واقفیت کے لئے میں ہر ایک صیغہ کے متعلق وہ سوالات شایع کرتا ہوں۔ جن کے ماتحت مجھے جماعتوں کی تنظیم دیکھنی ہے۔ تاکہ احباب ان امور میں اپنی کارکردگی دکھانے کے لئے تیار رکھیں ۔ (خاکسار زین العابدین ولی اللہ)

سوالات متعلق نظارت اعلیٰ

(۱) تقرر پریزیڈنٹ یا امیر بہ انتخاب جماعت ہے۔ یا نامزدگی۔ علمی قابلیت اور اجتماعی حیثیت۔ (۲) کب سے (۳) کتنی جماعتیں ماتحت ہیں (۴) افراد جماعت کا ریکارڈ بصورت رجسٹر (۵) تاریخ قیام جماعت وسابقین اولین (۶) ہیئت تنظیمیہ یعنی تقرر سیکرٹریان وغیرہ (۷) کارکنان کے کام کی نگرانی اور اجلاسوں کی رو ئداد (۸) سکرٹریوں کے رجسٹروں پر پریزیڈنٹ کے دستخط (۹) پریزیڈنٹ یا امیر کے مشکلات (۱۰) نظارت اعلےٰ کے ساتھ پریزیڈنٹ یا امیر کے تعلقات کی نوعیت (۱۱) مرکز سے صادر شدہ احکام کا فائل۔

سوالات متعلق نظارت تعلیم وتربیت

(۱) سیکرٹری کون ہے۔ (۲) علمی قابلیت اور اجتماعی حیثیت (۳) تقرر انتخاب سے ہے یا نامزدگی سے۔ (۴) کب سے (۵) رجسٹر افراد خواندہ اور ناخواندہ (۶) ناخواندہ کی تعلیم کا کوئی انتظام ہے۔ یا نہ۔ (۷) عام افراد جماعت کو دینی واقفیت پیدا کرنے کے لئے کوئی انتظام بصورت درس یا لیکچر وعظ ونصیحت ہے۔ (۸) خواہ اجتماعی صورت میں ہو۔ یا انفرادی صورت میں اپنے اپنے گھروں میں۔ (۹) بچوں کی دینی تعلیم کا کیا انتظام ہے۔ (۱۰) عورتوں کی دینی تعلیم کے متعلق کیا انتظام ہے۔ (۱۱) کوئی لجنہ اماء اللہ ہے۔ اس کے ممبروں کی تعداد۔ اُن کا لائحہ عمل کیا ہے۔ کوئی اجتماعی صورت ہے (۱۲) مسجد اور امامت کے متعلق کیا انتظام ہے۔ (۱۳) باجماعت نماز پڑھانے کا جماعت میں کیا انتظام ہے۔ (۱۴) جو احباب بعض مشکلات کی وجہ سے شامل جماعت نہیں ہو سکتے۔ اُن کے متعلق کیا انتظام کیا گیا ہے۔ (۱۵) ترجمہ نماز کے متعلق صادر شدہ حکم کی کیا تعمیل کی گئی ہے۔ افراد جماعت کا اس میں امتحان۔ (۱۶) نظارت کے اعلان کردہ امتحان کے متعلق کیا انتظام کیا گیا ہے۔ (۱۷) کوئی مقامی لائبریری ہے (۱۸) اخبار کے مطالعہ کا شوق جماعت کو کہاں تک ہے۔ (۱۹) کتنے اخبار سلسلے کے آتے ہیں۔ (۲۰) قرآن مجید با ترجمہ جاننے والے کتنے اصحاب ہیں۔ (۲۱) کیا افراد نے گھروں میں سلسلہ تدریس جاری کیا ہوا ہے۔ (۲۲) تہجد اور نوافل وغیرہ کے متعلق جماعت کو ترغیب دیجاتی ہے یا نہ۔ (۲۳) جماعت میں تنازعات کی کیا صورت ہے۔ اور ان کے نپٹانے کا کیا انتظام کیا جاتا ہے۔ (۲۴) حقہ نوشی وغیرہ مکروہات وبدعات کی اصلاح کی کیا صورت اختیار کی گئی ہے۔ (۲۵) کوئی ایسا خاندان ہے۔ جس کی تربیت ناقص ہونیکی وجہ سے اس کے سرپرست کے بعد سابقہ حالت کی طرف لوٹ جانیوالا ہے۔ (۲۶) نظارت تعلیم وتربیت کے ساتھ کیا تعلقات ہیں۔ (۲۷) صادر شدہ احکام کا کوئی فائل موجود ہے ؟

سوالات متعلق نظارت دعوة وتبلیغ

(۱) سیکرٹری کون ہے۔ (۲) تقرر کی صورت کیا ہے۔ (۳) مدت تقرر (۴) افراد جماعت سے تبلیغ کا کام لینے کا کیا انتظام ہے۔ (۵) ایسے مجاہدین کی تعداد اور حاضری بوقت معائنہ۔ (۶) ان کو تبلیغ کے فرائض اور اس کے طریقہ سے آگاہ رکھنے کا کوئی انتظام ہے۔ (۷) مقامی جماعت کے سالانہ جلسہ کا کوئی انتظام ہے۔ (۸) ہفتہ وار یا ماہواری جلسوں کا کوئی انتظام ہے جس میں غیر احمدی اصحاب کو مدعو کیا جاتا ہو۔ (۹) تبلیغ بذریعہ کتب ورسائل واخبارات کا کیا انتظام ہے۔ (۱۰) مرکزی لائبریری سے تبلیغ کا کام لیا جاتا ہے۔ (۱۱) مجاہدین تبلیغ کے ماتحت کتنے زیر تبلیغ ہیں۔ (۱۲) لجنہ اماء اللہ کے ذریعہ سے تبلیغ کا کیا کام لیا جاتا ہے۔ (۱۳) مرکز سے مبلغ بلایا جاتا ہے۔ یا نہ۔ (۱۴) مقررہ مبلغ حلقہ سے کام لینے کا کیا انتظام ہے۔ (۱۵) طلباء میں تبلیغی روح پیدا کرنے کا کیا انتظام ہے۔ (۱۶) اہم تبلیغی خبروں کی اشاعت کا کیا انتظام ہے۔ (۱۷) کیا مضافات میں تبلیغ کرنے کا یا کرانیکا کوئی انتظام ہے۔ (۱۸) کیا ایسے لوگ تیار کئے جاتے ہیں۔ جو مختلف مذاہب کا مقابلہ کرنے کی استعداد رکھتے ہوں۔ (۱۹) کتنے نئے احمدی ہوتے ہیں۔ (۲۰) کوئی مرتد تو نہیں ہوا۔ (۲۱) سیکرٹری نے ارتداد کا کیا انتظام کیا ہے۔ (۲۲) اچھوت اقوام میں کیا تبلیغ ہو رہی ہے۔ (۲۳) حضرت خلیفة المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ کے حکم کے ماتحت اعلائے کلمة اللہ اور اسلام اور مسلمانوں کی بہبودی کے لئے مشترکہ طور پر دُعا کا انتظام ہے۔ (۲۴) نظارت دعوة وتبلیغ کے ساتھ کیا تعلقات ہیں۔ (۲۵) صادر شدہ احکام کا کوئی فائل ہے ؟

سوالات متعلق نظارت امور عامہ وخارجہ

(۱) سیکرٹری کون ہے۔ (۲) نوعیت تقرر۔ (۳) مدت تقرر۔ (۴) نظام جماعت کی حرمت کے برخلاف کسی اندرونی یا بیرونی دشمن کے پروپیگنڈا کے انسداد کا کیا انتظام ہے۔ (۵) خلافت کے اعلان کردہ سیاسی نقطۂ نگاہ کے خلاف تو کوئی نہیں۔ اگر ہے۔ تو اس کا کیا انسداد ہے (۶) باہمی تنازعات کے تصفیہ کی قضائی صورت کیا ہے۔ (۷) رشتہ وناطہ کے متعلق کیا انتظام ہے۔ (۸) قابل نکاح لڑکے اور لڑکیوں کی کوئی مقامی فہرست ہے۔ (۹) اس بارہ میں امور عامہ کے ساتھ کیا کچھ خط وکتابت کی گئی ہے۔ اور وہاں سے کوئی فہرست بصیغہ راز مہیا کی گئی ہے۔ (۱۰) حکومت کے اراکین کے ساتھ تعلقات کیسے ہیں۔ (۱۱) انکے ساتھ تعاون کی صورت کیا ہے۔ (۱۲) کیا احمدی حکام کی کوئی فہرست موجود ہے۔ (۱۳) جماعت میں بیکار کتنے ہیں۔ ان کے لئے کیا کچھ انتظام کیا گیا ہے۔ (۱۴) جماعت کی اقتصادی تقویم کیا ہے۔ یعنی کوئی ایسا حساب کیا گیا ہے۔ کہ جماعت کی آمد اور مصرف اور ان کے قرضوں کو مدنظر رکھکر اُنکی اقتصادی قیمت منفی یا مثبت میں معلوم کی گئی ہو۔ اور اگر منفی ہے۔ تو اس کے اسباب کا ازالہ کرنے کا کیا انتظام کیا گیا ہے۔ مثلاً اگر کوئی مسرف ہے۔ یا بیکاری کی وجہ سے اس کی اقتصادی قیمت صفر ہے۔ تو اس کے تدارک کے لئے کیا کچھ کیا گیا ہے۔ (۱۵) امداد مظلومان کے بارہ میں کیا کچھ کیا گیا ہے۔ (۱۶) موجودہ امن کو برباد کرنیوالی شورشوں کو دُور کرنے میں جماعت نے کیا حصہ لیا ہے۔ (۱۷) نظارت امور عامہ وخارجہ کے ساتھ کیا تعلقات ہیں۔ (۱۸) صادر شدہ احکام کا کوئی فائل ہے ؟

سوالات متعلق نظارت تالیف وتصنیف

(۱) کوئی سیکرٹری اس کے لئے مقرر کیا گیا ہے۔ (۲) صورت تقرر (۳) مدت تقرر۔ (۴) جماعت کے اہل قلم سے سلسلہ کے مختلف اخبارات میں مضمون شایع کرنیکے لئے کیا انتظام کیا گیا ہے۔ (۵) افراد کو تصنیف میں دلچسپی پیدا کرنیکا کیا انتظام ہے۔

سوالات متعلق نظارت بیت المال

(۱) سیکرٹری کون ہے۔ (۲) صورت تقرر۔ (۳) مدت تقرر۔ بیت المال کا نظام یعنی کوئی محاسب امین وغیرہ ہے۔ یا نہ۔ (۴) چندہ دینے کے قابل افراد کی تعداد (۵) اُن کی آمد کے مطابق سالانہ بجٹ۔ (۶) نظارت بیت المال کا تجویز کردہ بجٹ۔ (۷) مقامی جماعت کا تجویز کردہ بجٹ (۸) ہردو بجٹوں کے درمیان اختلاف۔ (۹) وصول کردہ چندہ کی تعداد اور فیصدی کمی یا زیادتی (۱۰) اسکے وجوہات۔ (۱۱) نادہندگان کی فہرست۔ (۱۲) سیکرٹری وصایا۔ اور موصیوں کی تعداد اور وصیت کا بجٹ وغیرہ (۱۳) اہل نصاب کتنے ہیں۔ (۱۴) ان سے وصول شدہ رقم کی تعداد (۱۵) رجسٹر حسابات باقاعدہ رکھے ہوئے ہیں۔ یا نہ (۱۶) ذمہ دار کارکن کی طرف سے پڑتال ہوتی ہے۔ یا نہیں۔ اور انکے دستخط ہوتے ہیں۔ یا نہیں۔ (۱۷) نظارت کی طرف سے پڑتال کی جاتی ہے۔ یا نہیں۔ (۱۸) نظارت بیت المال کے ساتھ تعلقات۔ (۱۹) ان کا کوئی فائل۔

جنرل سکرٹری کون ہے؟

(۱) اس کا رجسٹر روئداد اور فائل وغیرہ۔ (۲) کوئی معائنہ کا رجسٹر ہے؟

روئیداد مباحثہ مونگ ضلع گجرات

مونگ ضلع گجرات میں ۱۱-۱۲ اکتوبر ۱۹۳۰ء احمدیوں اور غیر احمدیوں میں مباحثہ ہونا قرار پایا جماعت احمدیہ کی طرف سے مولوی غلام رسول صاحب راجیکی۔ مولوی اللہ دتا صاحب جالندھری مولوی محمد یار صاحب۔ مولانا محمد اسمٰعیل صاحب فاضل۔ و مولوی علی محمد صاحب اجمیری تاریخ مقررہ پر پہنچ گئے۔ غیر احمدیوں کی طرف سے مولوی ابراہیم صاحب سیالکوٹی اور مولوی ثناء اللہ صاحب آئے۔ شرائط میں یہ طے ہو چکا تھا۔ کہ مباحثہ حیات و وفات مسیح۔ اجرائے نبوت اور صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر ہوگا۔ پہلے دن مولوی ابراہیم صاحب نے بحیثیت مدعی حیات مسیح پر تقریر کرتے ہوئے ایک حدیث حیات مسیح کے ثبوت میں فیہ دفن معی فی قبری پیش کی۔ جس کا جواب ہماری طرف سے مولوی محمد یار صاحب مولوی فاضل نے نہایت معقول دیا۔ اور اس حدیث کا مطلب عام پبلک کو واضح کر دیا۔ پھر مولوی صاحب نے قرآن مجید سے گیارہ آیات اور پانچ حدیثیں وفات مسیح پر پیش کیں۔ اور بار بار مولوی صاحب کو چیلنج دیا۔ کہ قرآن مجید سے ان آیات کے مقابلہ پر حیات مسیح کا ثبوت پیش کرو۔ مگر مولوی صاحب ایسے حواس باختہ ہوئے کہ قرآن شریف کی طرف آخری وقت تک نہ آئے۔ بار بار اسی حدیث کو پیش کرتے رہے۔ اور مولوی محمد یار صاحب کے کسی مطالبہ کا جواب نہ دیا۔ جس کا سامعین پر بہت اچھا اثر ہوا۔ دوسرے دن یعنی ۱۲ اکتوبر جماعت احمدیہ کی طرف سے اجرائے نبوت پر مولوی غلام رسول صاحب نے زبردست تقریر فرمائی۔ مولوی ابراہیم صاحب نے قرآن حدیث کو چھوڑ کر حضرت مسیح موعود کی کتابوں سے بعض حوالے پیش کئے۔ جن کا جواب فاضل مناظر نے ایک ہی حوالہ سے یعنی ایک غلطی کا ازالہ سے کہ جہاں جہاں میں نے نبوت سے انکار کیا ہے۔ وہاں ان معنوں سے کیا ہے۔ کہ میں کوئی مستقل طور پر شریعت لانے والا نبی نہیں ہوں پیش کرکے مولوی صاحب کے دجل کو پاش پاش کر دیا۔

دو بجے بعد دوپہر صداقت مسیح موعود پر مباحثہ شروع ہوا۔ جماعت احمدیہ کی طرف سے مولوی اللہ دتا صاحب جالندھری فاضل مقرر ہوئے۔ اور غیر احمدیوں کی جانب سے مولوی ثناء اللہ صاحب۔ چونکہ پہلی اور آخری تقریر مدعی کی تھی۔ اس لئے فاضل جالندھری نے قرآن مجید اور حدیث صحیح اور مولوی ثناء اللہ کی تفسیر اور مولوی محمد حسین بٹالوی کا ریویو متعلق براہین احمدیہ پیش کرکے مولوی ثناء اللہ کو چیلنج دیا۔ کہ قرآن مجید سے اس کی تردید کریں۔ مگر مولوی صاحب

رہا ہیرھا مثال نیش کژدم ٭ کبھی کج فہم کو سیدھا نہ پایا

کے مصداق بن کر استہزاء پر اتر آئے۔ اور اپنے متعلق حضرت مسیح موعود کا اشتہار پڑھکر کہ مرزا صاحب نے میرے ساتھ آخری فیصلہ کیا تھا۔ کہ جھوٹا سچے کی زندگی میں مرجائے گا۔ غلط بیانی کرتے رہے اس کے جواب میں فاضل جالندھری نے مولوی صاحب کا انکار کہ یہ تحریر تمہاری مجھے منظور نہیں۔ اور نہ ہی کوئی دانا اس کو منظور کر سکتا ہے۔ خدا جھوٹے دغا باز مفسد نافرمان لوگوں کو لمبی عمریں دیا کرتا ہے۔ بتایا کہ مولوی صاحب مثیل مسیلمہ کذاب ہونے کی وجہ سے اب تک زندہ ہیں۔ مولوی ثناء اللہ صاحب نے پھر محمدی بیگم کی پیشگوئی کی طرف رجوع کیا۔ جس کے جواب میں فاضل جالندھری نے نہایت زبردست دلائل دیئے۔ جن کا پبلک پر اچھا اثر ہوا۔ مباحثہ بخیر و خوبی انجام پذیر ہوا۔ ہم جناب سب انسپکٹر صاحب پولیس کے نہایت ہی ممنون ہیں۔ کہ انہوں نے مجمع میں نہایت دیانتداری کے ساتھ امن قائم رکھا۔

(خاکسار عبد العزیز احمدی گلیانہ گجرات)

رشتہ کی ضرورت

ایک احمدی لڑکی کے لئے جس کی عمر پندرہ سال ہے۔ تندرست مڈل پاس ہے۔ عربی۔ فارسی۔ انگریزی اور کتب حضرت مسیح موعود پڑھتی ہے رشتہ کی ضرورت ہے۔ لڑکا کنوارہ اور تندرست احمدی مبائع تعلیمیافتہ برسر روزگار یا کاروباری ہو۔ ذات کا پٹھان نہ ہو خواہشمند احباب حسب ذیل پتہ سے خط و کتابت کریں۔ محمد بشیر الدین گرداور قانونگو تحصیل مودہا ضلع ہمیر پور ڈاکخانہ رگول (یو۔ پی)

قابل غور مشورہ

میں اللہ تعالےٰ کے فضل سے ایک عرصہ سے ہومیوپیتھک ڈاکٹری کی پریکٹس کر رہا ہوں۔ لہذا جس کسی احمدی بھائی کو کسی مرض یا علاج کے متعلق مشورہ کرنا ہو۔ تو جواب کے لئے صرف ایک آنہ کا ٹکٹ روانہ فرما کر مجھ سے مشورہ کر سکتے ہیں۔ دوائیں بھی بشرط طلب حتی الامکان ارزاں اور بہترین روانہ کی جاتی ہیں۔ ضرورتمند احباب سیمپٹم چارٹ طلب فرماویں۔ اگر ڈاکٹر صاحبان فائدہ حاصل کرنا چاہیں۔ تو کلکتہ کے نرخ پر ہم سے ہر قسم کی ادویات طلب کریں۔ بعض امراض کی ادویات ہر وقت تیار رہتی ہیں۔ المشتہر ڈاکٹر بشیر احمد احمدی۔ ایم۔ ڈی ایچ ڈی۔ سی۔ ایچ۔ ایچ۔ ڈی۔ ایس۔ سی تمغہ جات طلائی یافتہ۔ طلاق محل کانپور ٭

تلاش گمشدہ

شیخ احمد حسین صاحب احمدی ولد شیخ امیر اللہ قوم شیخ ساکن مراد آباد۔ گورہ رنگ گول چہرہ خوبصورت آنکھ ناک اوسط نوجوان درمیانی قد و جسم۔ عرصہ سے لاپتہ ہیں۔ اگر کسی بھائی کو ان کے متعلق کچھ علم ہو تو مطلع فرماویں۔ خاکسار سید احمد وکیل رام پور

ایک کنال زمین کا ٹکڑا

جناب مولوی شیر علی صاحب کے مکان کے جانب شمال بالکل متصل ایک کنال زمین کا ٹکڑا جس میں بنیادیں رکھی گئی ہیں۔ اور اندازاً تین فٹ اونچی بھرتی پڑی ہوئی ہے۔ قابل فروخت ہے۔ جو صاحب خریدنا چاہیں۔ قیمت کے تصفیہ کیلئے جناب مرزا محمد اشرف صاحب محاسب قادیان سے خط و کتابت کی جائے ٭

بے روزگاری سے نجات حاصل کرنے کا ذریعہ

اس وقت یہی ہے۔ کہ

آپ امریکہ کے سربند سیکنڈ کوٹوں اور نئے کٹ پیسز کی تجارت کریں۔ جس میں آپ کو معقول منافع ہو سکتا ہے۔ اب ہم نے قیمتوں میں بھی مزید رعایت کر دی ہے۔ یعنی یکصد مردانہ ہاف کوٹوں کی گانٹھ درجہ اول صرف دو صد روپے ہیں۔ اور مردانہ اوورکوٹ پچاس کی گانٹھ درجہ اول صرف یک صد ستر روپے میں۔ کٹ پیس کی گانٹھ۔ جس میں مختلف قسم کے عمدہ اور اعلیٰ کپڑا کے نمونے ہوں گے۔ صرف ڈیڑھ صد روپے میں۔ یہ کٹ پیس ہر جگہ پسند کیا جاتا۔ اور فروخت کرنے والے کو معقول منافع دیتا ہے۔ مال گاڑی کا کرایہ بھی بذمہ کمپنی۔ آرڈر کے ہمراہ پچیس فی صدی پیشگی آنی ضروری ہے۔ اگر آپ خود کسی وجہ سے تجارت کرنے سے قاصر ہوں۔ تو یک صد روپیہ یا اس سے زائد جس قدر مہیا کر سکیں۔ کمپنی ہذا کے کاروبار پر لگا کر گھر بیٹھے معقول منافع حاصل کریں۔ ہر مقام کے لئے مستعد اور بارسوخ ایجنٹوں کی ضرورت ہے۔

ایک آنہ کا ٹکٹ بھیج کر قواعد و پرائس لسٹ طلب کریں

دی اینگلو امریکن ٹریڈنگ کمپنی بمبئی ۴

تار کا پتہ:۔ Victorious

تاجران چرم توجہ فرمائیں

بعض نہایت ہی اہم اسلامی اور قومی معاملات پر آپس میں غور اور مشورہ کرنے کیلئے ضروری ہے۔ کہ ہمارے پاس اپنے ان تمام معزز اور محترم بھائیوں کے مفصل پتوں کی فہرست موجود ہو۔ جو ہندوستان کے بڑے بڑے شہروں اور قصبوں میں چمڑے کی آڑہت یا تجارت میں مصروف ہیں۔ اس واسطے نہایت ہی ادب و احترام سے گذارش ہے۔ کہ جن بھائیوں تک ہماری یہ ناچیز آواز پہنچے۔ وہ از راہ عنایت و مہربانی اپنے ہاں کے تاجران چرم کے مفصل پتوں کی ایک ایک فہرست مرتب کرکے میاں اللہ دتا صاحب تاجر چرم چمڑہ منڈی امرتسر کے نام ارسال فرمانے کی تکلیف کریں۔ اگر ایک قوم یا دکان میں متعدد اصحاب کام کرتے ہیں۔ تو ان میں سے صرف ایک بھائی کا جو زیادہ ہمدرد اور روشن خیال ہو۔ مفصل پتہ لکھ دینا کافی ہوگا۔ ہم ایک دفعہ پھر نہایت ہی ادب و شکر گذاری کے ساتھ عرض کرتے ہیں۔ کہ ہندوستان کے ہر شہر اور قصبہ کے بھائی یہ تکلیف ضرور قبول فرمائیں۔ والسلام۔ الداعیان: (قادیان) میاں اللہ دتا (تاجر چرم) (امرتسر) میاں محمد حسین (تاجر چرم) امرتسر (میاں) محمد عمر (تاجر چرم) امرتسر (بابو) علی بخش (آنریری مجسٹریٹ تاجر چرم) امرتسر ٭

وصیت نمبر ۳۲۹۷

میں فتح الدین ولد نظام دین قوم الراعی ساکن چک ۲۳۳ گ ب تحصیل ٹوبہ ٹیک سنگھ ضلع لائل پور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں ۔ میری اس وقت جائداد حسب ذیل ہے ۔ اراضی نہری ۸ ایکڑ یعنی مربع کا ۱/۳ حصہ ہے اور ایک راس بیل قیمتی سٹہ روپے اور ایک بھینسہ قیمتی للعہ روپے اور دو راس بھینس قیمتی مااللعہ روپے ۔ ایک بھینس قیمتی للعہ ایک گھوڑی قیمتی للعہ روپے ۔ میں مذکورہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں ۔ اور نیز اپنی آمدنی کے ۱/۱۰ حصے کی وصیت بھی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں ۔ انشاء اللہ تا زیست اپنی آمدنی کا ۱/۱۰ حصہ ادا کرتا رہوں گا ۔ اور کوشش کرونگا کہ اراضی کے ۱/۱۰ حصہ کی قیمت بھی باقساط اپنی زندگی میں ادا کر دوں ۔ میرے مرنے کے وقت جس قدر جائداد ہو ۔ اس کے اس قدر حصے کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی ۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں بعد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کروں ۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دیجائیگی ۔

گواہ شد :- محمد شاہ سابق سیکرٹری انجمن احمدیہ گوکھووال چک ۲۷۶ رکھ ضلع لائل پور بقلم خود ۔

العبد :- مولوی فتح الدین بقلم خود

گواہ شد :- چراغ دین نمبردار چک ۲۷۴ بقلم خود

گول میز کانفرنس میں ملک معظم کی افتتاحی تقریر

لندن ۱۲ نومبر - گول میز کانفرنس کا افتتاح کرتے ہوئے ملک معظم نے کہا - مجھے بے حد مسرت ہے - کہ میں ہندوستان کے والیانِ ریاست شاہزادگان اور باشندگان کے نمائندوں کا اپنی مملکت کے پایۂ تخت میں خیر مقدم کر رہا ہوں - اور اس کانفرنس کا افتتاح کرتا ہوں - جو وہ میرے وزراء اور دیگر جماعتوں کے نمائندوں کے ساتھ جن میں پارلیمنٹ کے نمائندے بھی شامل ہیں - ایوان پارلیمنٹ میں کرینگے - کئی مرتبہ بیشتر بھی ہندوستان کی سرزمین پر بادشاہ وقت نے تاریخی اجتماع طلب کئے - لیکن قبل ازیں ایسا کوئی موقعہ نہیں آیا - جس پر برطانی اور ہندوستانی مدبر اور والیان ریاستہائے ہند اس طرح ایک مقام پر ایک میز کے گرد جمع ہوئے ہوں - تاکہ ہندوستان کے لئے آئندہ نظام حکومت کے متعلق گفت و شنید کریں - اور میری پارلیمنٹ کی راہنمائی کے لئے ایسا تجویز کرنے کی کوشش کریں - جس پر اس کی بنیاد رکھی جائے - تقریباً دس سال ہوئے - میں نے اپنی ہندوستانی مجلس قانون ساز کے نام ایک پیغام بھیجا تھا - جس میں میں نے ہندوستان کی آئینی ترقی میں اس کے قیام کی اہمیت پر بحث کی تھی - ایک قوم کی زندگی میں دس سال کا عرصہ ایک مختصر سا وقفہ ہے - لیکن اس دہ سالہ دور نے نہ صرف ہندوستان میں بلکہ تمام اقوام کے درمیان جو دولتِ متحدہ برطانیہ کے اجزاء ہیں - قومیت کے جذبات اور خیالات میں سرعت اور نشو و نما کے ایسے مظاہرے دیکھے - جو معمولاً اتنے کم عرصے میں نہیں دکھائی دے سکتے - اس لئے اس نسل کے انسانوں کے لئے تعجب انگیز نہیں کہ جیسا اس وقت خیال کیا گیا تھا - اس کے نتائج کا تبصرہ اور اندازہ کیا جاتا اور مستقبل کے لئے مزید انتظامات کئے جاتے - تھوڑا عرصہ ہوا - یہ تبصرہ اس آئینی کمیشن نے کیا - جسے میں نے اس غرض کے لئے مقرر کیا تھا اس کی جانفشانی کا ثمرہ اور دیگر تجاویز آپ کے سامنے ہیں - جو اس عظیم الشان مسئلے کے حل کرنے کے لئے کی گئیں یا کی جا سکتی تھیں - اس کام کی نوعیت کی اہمیت کو جسے آپ نے اختیار کیا ہے - آپ کے دل نشین کرنے کے واسطے مجھے زیادہ کہنے کی ضرورت نہیں - میرے ساتھ ہی آپ میں سے ہر ایک اس بات کا دل سے احساس کرتا ہوگا کہ آپ کے مباحثات کے نتائج پر تمام دولتِ متحدہ برطانیہ کا کس قدر انحصار ہے - مفاد کے اس اجتماع کو میں نیک فال سمجھتا ہوں - کیونکہ آج دولتِ متحدہ برطانیہ کے تمام ممالک میں میری حکومت کے نمائندے یہاں موجود ہیں - میں آپ کی کارروائیوں کو بڑی دلچسپی اور ہمدردی کے ساتھ دیکھتا رہوں گا - گو مجھے تشویش رہے گی - لیکن اعتماد اس سے زیادہ ہوگا - ہندوستان میں میری رعایا کی زندگی جس ادنیٰ حالت میں مبتلا ہے - اس کا مجھ پر گہرا اثر ہوتا ہے - اور یہ حالت آئندہ مباحثات میں آپ کے بھی ہمیشہ پیش نظر رہے گی - میرے دل میں اقلیتوں - ان کی عورتوں اور مردوں اور مختلف اقوام اور مذاہب کے مزدوروں - کاشتکاروں - زمینداروں - اجارہ داروں - کمزوروں - زبردستوں - دولتمندوں اور غریبوں کے مفادات بھی جاگزیں ہیں - کیونکہ انہیں پر سیاسیات کا وجود قائم ہے - مجھے ان باتوں کا بڑا پاس ہے - میرے دل میں کوئی شبہ نہیں - کہ حکومت خود اختیاری کی صحیح بنیاد باہمی ذمہ داریوں میں اسی قسم کے مقابل دعاوی کی آمیزش ہے - مجھے امید ہے کہ ہندوستان کی آئندہ حکومت اگر اس بنیاد پر رکھی گئی - تو اس سے قابلِ احترام توقعات پوری ہو جائیں گی - خدا کرے - کہ آپ کے مباحثات سے یہ مقصد حاصل ہو جائے - اور آپ کے نام بھی تاریخ میں اسی طرح یادگار رہیں - جس طرح ان لوگوں کے نام ہیں - جنہوں نے ہندوستان کی عمدہ خدمات انجام دیں - اور جن کی جدوجہد میری تمام محبوب رعایا کی خوشحالی اور فارغ البالی کا موجب بنی - میں خدا سے دعا کرتا ہوں - کہ وہ آپ کو دانشمندی صبر و تحمل اور نیک نیتی کے وسیع جذبات عطا کرے ٭

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

—— ہندوستان کے ساتھ برطانوی تجارت کی کساد بازاری کا لنکاشائر کے کارخانوں پر بہت برا اثر پڑ رہا ہے - اور انہیں سخت خسارہ ہو رہا ہے - اب ۱۹۲۸ء کی نسبت پارچہ کی تجارت صرف ۵/۱ رہ گئی ہے -

—— بلگام سے ۱۰ نومبر کی اطلاع ہے - کہ صوبہ کرناٹک کی تمام کانگرس کمیٹیاں - دھارواڑ - اور بیجاپور کے ہر سہ اضلاع کی تمام ماتحت شاخیں خلاف قانون مجالس قرار دیدی ہیں ٭

—— حکومت کے ساتھ مفاہمت کی شرائط پر غور کرنے کے لئے جمرود میں ۱۷ نومبر کو افریدیوں کا جرگہ منعقد ہوگا ٭

—— دھوبری ۱۰ نومبر - گذشتہ ہفتے سے زلزلے کے جھٹکوں نے لوگوں کو بہت پریشان کر رکھا ہے - یکم نومبر کو زلزلے کے چار شدید جھٹکے محسوس ہوئے - ۳ نومبر کو ایک تیز جھٹکا محسوس ہوا - تمام جھٹکے بارش کے بعد محسوس کئے گئے - آج تک ان کی مجموعی تعداد ۵۰ ہے ٭

—— امرتسر ۱۰ نومبر کو ۵۲ موٹر لاری ڈرائیوروں کا چالان پیش ہوا - الزام سواریاں زائد بٹھانے اور غلط راستہ وغیرہ پر چلنے کے تھے - مجسٹریٹ نے سب کو مختلف جرمانے کئے - جن کی میزان پانصد تراسی روپیہ ہے ٭

—— لندن ۱۰ نومبر - آج صبح گول میز کانفرنس میں شریک ہونے والے تمام وفود کے نمائندوں کے غیر رسمی جلسے شروع ہو گئے - کانفرنس کے طریق کار اور اسی قسم کے دیگر مسائل پر بحث و تمحیص ہوئی - بعد دوپہر برطانی ہند کے مندوبین کا ہو تنہا غیر رسمی جلسہ منعقد ہوا - جس میں پچاس مندوبین شریک ہوئے - ہز ہائی نس آغا خاں کو برطانی ہند کے وفد کا مستقل صدر منتخب کیا گیا - کانفرنس کے لائحہ عمل اور اس کے کامل اجلاس میں پیش ہونے والے مضامین کی ترتیب کے متعلق بحث و مباحثہ ہوا - فیصلہ کیا گیا - کہ وزیر اعظم (مسٹر میکڈانلڈ) پریذیڈنٹ اور لارڈ سنکے ڈپٹی پریذیڈنٹ مقرر کئے جائیں - یہ بھی فیصلہ کیا گیا - کہ چھ چیئرمین (معاون صدر) مقرر کئے جائیں - برطانی ہند کی طرف سے ہز ہائی نس آغا خاں اور مسٹر سری نواس آئنگر معاون صدر مقرر ہوئے - دو والیانِ ریاست اور دو برطانی وفد کے نمائندے بھی یہ فرائض انجام دیں گے - فرقہ وار مسائل پر مندوبین کے درمیان ۸ نومبر سے جو بحث و مباحثہ شروع تھا - اس کا ابھی تک کوئی نتیجہ نہیں نکلا - اور نہ کوئی جامد تجویز مرتب ہو سکی ٭

—— ناگ پور ۱۰ نومبر - معلوم ہوا ہے - کہ راؤ بہادر لکشمی نرائن آنجہانی جو کونسل آف سٹیٹ کے رکن تھے - ناگ پور یونیورسٹی کو ۳۰ لاکھ روپیہ عطا کر گئے ہیں ٭

—— پٹنہ ۱۰ نومبر - تھانہ گونڈہ ۱۹۵ واقعہ سنتھال پرگنہ میں ہولناک فساد ہوگیا - ایک جلسہ منعقد ہوا - جس میں متعدد تقریریں کی گئیں - اور لوگوں کو ناجائز شراب کشید کرنے کی ترغیب دی گئی جلسہ کے سرکردہ منتظمین کو گرفتار کیا گیا - لوگ آگ بگولا ہو کر مقابلے پر آ گئے - اور پولیس کی ایک مختصر جمعیت کو پتھر مار کر پیچھے ہٹا دیا - پولیس نے ہجوم پر لاٹھیاں برسانی شروع کر دیں - لوگ بھاگ گئے - لیکن جاتے ہوئے گرفتار شدہ اشخاص کو پولیس کے پنجے سے چھڑا کر لے گئے - سپرنٹنڈنٹ پولیس - انسپکٹر - چودہ کانسٹیبل اور نو چوکیدار خفیف مجروح ہوئے - سارجنٹ میجر کے سر پر پتھر لگا اور لاٹھیوں سے شدید زخم لگا - نیز ان کی دو پسلیاں ٹوٹ گئیں - اٹھاون شخص گرفتار کئے گئے - سات گاؤں واقع ہزاری باغ سے بھی پولیس پر حملے کی اطلاع ملی ہے - لیکن تفصیلات ابھی موصول نہیں ہوئیں -

—— لاہور ۱۱ نومبر - آج عدالت عالیہ سر آرتھر ریڈ اور سر موتی ساگر کے ماتم میں بند رہی ٭

—— انجمن حمایت اسلام لاہور کا سالانہ جلسہ ۲۵-۲۶-۲۷ دسمبر کو منعقد ہوگا - ہز ہائی نس نواب صاحب بہادر بہاولپور نے از راہ عنایت اس کی صدارت قبول فرمائی ہے ٭

—— لندن ۱۰ نومبر - دار العوام میں دریافت کیا گیا کہ مرض خناق کے پھیلنے کی اصل وجہ اور اس کے اعادے کو روکنے کے لئے کیا تدبیریں اختیار کی گئی ہیں - یہ بیماری ایک سال سے کویٹ میں پھیلی ہوئی ہے - اور زیادہ تر برطانی افسروں ہی کے کوارٹروں تک محدود ہے - مسٹر بین نے کہا - مجھے اس کے متعلق کوئی اطلاع نہیں ملی -

(عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپ کر مالکان کے لئے قادیان سے شائع کیا)